بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِكِ الْعَزِیْزِ الْعَلَّامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْعِظَامِ وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ الَّذِیْنَ فَازُوْا بِحَقِیْقَۃِ الْاِسْلَامِ واضح ہو کہ رسالہ حقیقۃ الاسلام تصنیف فاضل بے بدل عالم باعمل فقیہ عرفان پناہ حقائق آگاہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا زبان فارسی مین نہایت عمدہ تہا اوسمین حق تعالی کی حقوق جو بندون پر ہین اور بندون کے حقوق جو آپس مین ایک کے دوسرے پر ہین بخوبی تحریر تہی پس جناب مولوی محمد علی صاحب ساکن صدیپور پرگنہ ملیح آباد علاقہ لکہنؤ نے بنظر نفع عام وافادۂ تام اردو زبان مین اوسکا ترجمہ کیا کہ ہر شخص اردو خوان بہی اوسکو پڑہ کر حق اللہ اور

حب الفرایض سے واقف ہوتا ہے اور دنیا اور آخرت کی راہ
نجات اپنی آنکھ سے دیکھ لے چنانچہ رسالہ مسطور کو بسبب
طبع مولوی صاحب موصوف کے بخوبی نقیض سے رسالہ عالم تھا جن
حامی مروج احکام شرع متین جناب امین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ والی ریاست
محمد آباد عرف ٹونک کے پیشکش کیا اور جناب ممدوح نے بدیدۂ
غور وتعمق نظر فرمائی جتنے مقامات ایسے نظر آئے کہ غالباً بوجہ
غلطی کاتبین یا تصحیف ناقلین کے قاعدۂ اصول و فقہ سے
مطابق نہیں ہوتے تھے اونہیں نواب صاحب ممدوح نے
بدل توجہ فرمائی اور جس کتاب سے قاضی صاحب علیہ الرحمہ
نے حوالہ دیکر لکھا تھا اوس کتاب سے مطابق کرکے
اون مقامات کی تصحیح کردی اور ترجمہ بایضاح مطالب
مطابق قاعدۂ اصول و فقہ کے درست کیا اور بیایک فصل
محجوبون کے حقوق مین اپنی طرف سے زیادہ فرمائی
نفع اللہ المصنف والمترجم والمصحح وجمیع المسلمین
بحرمۃ نبیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ خَيْرِ
خَلْقِ اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ سُرُجِ الدِّيْنِ وَنُجُوْمِ
الطَّرِيْقِ الْمُسْتَقِيْمِ یعنی سب تعریف خدا کو ہی جو پروردگار عالمونکا
ہی بخشنے والا مہربان مالک روز جزا قیامت کا اور درود اور سلام اوپر
سردار پیغمبرون اور پیشوا پرہیزگارون اور بہترین خلق خدا کی ہی اور
اوپر آل اور اصحاب اوسکی کی جو چراغ دین کی اور ستارے راہ مستقیم کے
ہین جان تو بہت نیکبخت کرے تجکو اللہ تعالی دونون جہان مین
کہ اسلام کا مدار ہی اوپر اسی کہ تُسَلِّمَ کُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ یعنی

چاہیے حقدار کے حق پورا پورا ادا کرے تو یہ تیسرا اور بڑا قصور عملی
حقدارون کی حق اللہ تعالیٰ کا ہی پہلی حق اللہ تعالیٰ کا ادا کرنا تو کہ
وہ پیدا کرنے والا سب وجود کی جو کچھ ہین سب بخشش اوسکی ہی کوئی شریک
اوسکا نہین تیسری قسم کہ اوسکا جانا ہی مدد گار زندگی کا ہی اور جو باہر آنا
خوش کرنیوالا طبیعت کا ہی سو ہر ایک قسم مین نعمتین موجود ہین اور
ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب ہی جیسا ہی ہمین سنت وزبان
مین ایک کی بابت فرمایا شکر نعمت سی جو ہوا اوسکی کوئی عہدہ برآ ہو
پھر جو توفیق شکر کسی نعمت کی نعمتون سی پاوی تو زبان سی خواہ دست
یا دل سی عنایات اوسکی ہی اور توفیق شکر کی بھی عنایت اوسکی
سی ہی سو ہر بیان ہر شکر کی کتنی شکر واجب ہوتی ہین تو باہر آنا عہدہ
شکر اوس تعالیٰ شانہ کی سی محال ہی اور لازم ہونا تسلسل کا فرمایا اللہ تعالیٰ
نی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی اگر گنو تم
نعمتین اللہ کی تو نہ ادا کر سکو گی اوسکو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنی والا مہربان
ہی ان لفظ کلمہ غفور رحیم مین اشارہ ہی یہ کہ اللہ تعالیٰ نی ساتھ فضل اور
رحمت اپنی کی تکلیف مالا یطاق نہین دی اور ادا کرنا حق شکر کا بخشدیا
اور معاف کیا اور موافق سمائی ہر کسیکی شکر واجب کیا جسنی بقدر
طاقت بشری کی ادائی شکر مین اوسکی کوشش کی اوسکو ساتھ فضل

اور صفت اپنی کی ساتھ صیغہ مبالغہ کی شکور فرمایا یعنی بڑا شکرگذار
چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی حق مین فرمایا اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا
شَکُوْرًا یعنی تحقیق نوح بندہ بڑا شکرگذار اور جو کوئی ہو سکتی ہوئی
اوسکی شکرگذاری مین کوتاہی کریں وہ بڑا ظالم اور ناشکر نعمت کا
ہر دی کیونکہ شکر نعمتون کی انتہا اسی منعم کی اونی شکر سی یعنی مقدور
سی تقصیر کی فرمایا اللہ تعالی نی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ یعنی اگر گنو تم نعمتین اللہ کی تو نہ سکو گی
احاطہ کرنا انکا بیشک انسان یعنی اکثر اونکی سخت ظالم اور بڑی ناشکر ہین
اوسکی نعمتون کی سو تھوڑا سا شکر جو بندون سی مطلوب ہی وہ یہ ہی
اوس سبحانہ تعالی کو ساتھ صفتون کمال اوسکی کی موافق نفس الامر بقدر
طاقت بشری کی پہچانیں اور اعتقادون اور خلقون اور عملون سی
جو کچھ مرضیات اوسکی ہی بجا لاوین جو کچھ کہ اوپر ذمہ بندون کی اوس
سی واجب کیا ہی اسکو ساتھ صفات کمال کی ادا کریں اور مکروہات
اور منہیات جناب اوسکی سی پرہیز کریں اور اوسکی رضامندی کو اپنی نفس
کی رضامندی پر اور تمام مخلوق کی رضامندی پر مقدم رکھیں تو نہ ہووی
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ کی شرمندہ ہوون یعنی نفس ہر ایک
روز قیامت کی جانیگا کہ مین نی کس چیز کو مقدم رکھا تہا اور کس چیز کو

سوجو کیا تہا اپنی نفس کی رضا کو خدا کی رضامندی پر یا خدا کی رضا
کو اپنی نفس کی رضامندی پر فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ
وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ یعنی کہ
ای محمد اگر ہون باپ دادی تمہاری اور بیٹی پوتی تمہاری اور بہائی
تمہاری اور بیبیان تمہاری اور کنبا تمہارا اور مال جو کمائی تمنی اور
سوداگری کہ ڈرتی ہو ٹوٹی اوسکی کو اور مکانات کہ پسندیدہ تمہار
ہین بہت پیاری نزدیک تمہاری اللہ اور رسول اوسکی سی اور جہاد
کرنی سی اوسکی راہ مین سو منتظر رہو یہانتک کہ لاوی اللہ تعالی
حکم اپنا یعنی عذاب دنیا مین یا آخرت مین پس مسلمان کو چاہیی کہ جسکو
دوست رکہی واسطی خدا کی دوست رکہی اور جسکو دشمن رکہی خدا کی واسطے
دشمن رکہی اور جسکو کچہ دیوی واسطی خدا کی دیوی اور جسکو کچہ نہ دیوی واسطی
خدا کی نہ دیوی اور جو کہ ڈالے اپنی منہہ مین یا اپنی بی بی یا اپنی اولاد کی
منہہ مین رکہی تو اس نیت سی رکہی کہ اللہ تعالی نی مجہپر واجب کیا
ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ
وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ رواہ

کیا اسکو ابوداود نی ابی امامہ سی اور ترمذی نی معاذ سی یعنی جو شخص
دوستی کری واسطی خدا کی اور دشمنی کری واسطی خدا کی اور دوستی اوسکی
خدا کی اور دشمنی واسطی خدا کی سو بیشک اوسنی ایمان اپنا کامل کیا
اور فرمایا علیہ السلام نی اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَھْلِہٖ وَھُوَ
یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَةٌ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نی
ابن مسعود رضی سی یعنی اگر خرچ کیا مسلمان نی اپنی اہل پر ساتھ نیت
عبادت کی ہوگا واسطے اوسکی صدقہ یعنی ثواب صدقہ دینی کا
فصل جو پہچاننا ذات اور صفات اور مرضیات اور مکروہات
حق سبحانہ تعالی کا بلا واسطی پیغمبرون کی دشوار ہی اور عقل اسمین
کافی نہین ہی اس سبب سی ایمان لانا ساتھ کتابون الہی اور
رسولون کی اور ساتھ اوسکی جو لائی ہین اوسکو رسول داخل ہوا
ایمان لانی ہین ساتھ حق کی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی
ایلچیون قبیلہ عبد القیس کو فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللہِ
وَحْدَہٗ یعنی کیا جانتی ہو تم ایمان ساتھ خدای واحد کی کیا ہی
کہا اونھون نی خدا اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی فرمایا شَھَادَةُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ یعنی گواہی دینا ساتھ توحید
خدا کی اور رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ حدیث

بخاری و مسلم مین ہی روایت ابن عباس سی اور اطاعت رسول اللہ کی
اطاعت خدا کی ہوئی فرمایا اللہ تعالیٰ نی مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ
اَطَاعَ اللّٰہَ یعنی جسنی فرمان برداری کی رسول کی اوسنی خدا کے
فرمان برداری کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہیچ رنگ محبت خدا کی بلکہ عین محبت اللہ تعالیٰ کی ہوئی فرمایا حضرت
نی لَا یُؤۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی اَکُوۡنَ اَحَبَّ اِلَیۡہِ مِنۡ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ
وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ‎ یہ حدیث صحیحین مین ہی روایت انس سی یعنی ایمان
کسی ایک تمہارےکا ٹھیک نہوگا جبتک زیادہ دوست نہون مین نزدیک
اوسکی باپ اور بیٹی اوسکی سی اور تمام لوگون سی ‎ سوا ادا کرنا حق رسولخدا
کا بہی طاقت بشری سی باہر ہی لیکن مطلوب بقدر طاقت کی ہی
ف اور وہ بجالانا اوامر اور نواہی اوسکی کا ہی اور بہت درود بھیجنا
اوسپر اور محبت رکھنا ساتھ آل اور اصحاب اوسکی کی فصل سمجھ
جانتو کہ جو کچھ جاننا ذات اور صفات اور مرضیات اور مکروہات
اوس سبحانہ تعالیٰ کا رسولخدا کی واسطی سی پہونچا خاصکر ساتھ کوشش
خلفاء راشدین کی دین اسلام نی قوت اور رونق پکڑی اور قول
وفعل آنحضرت علیہ السلام کی نی کہ بعضی صحابہ کو معلوم تہی اور بعضونکو
معلوم نہ تہی اونکی کوشش سی شہرت پائی مسائل اختلافی مجمع علیہ

ہر مسئلہ صحابہ کو جمع کر کی تحقیق کر کی جاری کرتی تھی سو ادا کرنا حق
صحابہ اور اہلبیت کا عین ادا کرنا حق رسول خدا کا ہی اور محبت اور
اطاعت اونکی ماننا محبت اور اطاعت رسول خدا کی ہوئی فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ وَمَنْ
اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ
آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ روایت کیا اسکو ترمذی نی عبد اللہ بن
مغفل سی یعنی جسنی دوست رکھا صحابہ کو سو بسبب دوستی میری کی
دوست رکھا اونکو اور جسنی دشمن رکھا اونکو سو بسبب دشمنی میری کی
دشمن رکھا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو سو بیشک اوسنی ایذا دی
مجھکو اور جسنی مجھکو ایذا دی سو بیشک اوسنی ایذا دی اللہ کو اور
فرمایا حضرت نی اِقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی نی حذیفہ سی یعنی پیروی کرو
دو خلیفون کی جو بعد میری ہونگی ابو بکر اور عمر اور فرمایا حضرت نے
عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ مِنْ بَعْدِي یعنی
لازم پکڑو سنت میری اور سنت خلفاء راشدین کی جو بعد میری ہوت
اور فرمایا ہی اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا روایت کیا اسکو
طبرانی اور حاکم نی ابن عباس سی یعنی مین شہر علم کا ہون اور علی

مرد اگر وہ مشکا ہی اور فرمایا نبی انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ
وعترتی روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نے زید بن ثابت سے یعنی
میں چھوڑے جاتا ہوں بعد اپنے تم میں دو بھاری چیزیں سے یعنے
جلیل القدر قرآن اور آل اپنی کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے خذوا نصف دینکم من ہذہ الحمیراء یعنی لو تم آدھا علم
اس حمیرا یعنی عائشہ سے اور فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم روایت کیا اسکو رزین نے عمر
سے یعنی اصحاب میرے مانند ستاروں کے ہیں جسکی تم میں سے پیروی کروگے
ہدایت کو پہنچوگے اور بھی ایسی حدیثیں فضائل صحابہ اور اہل بیت
میں بہت ہیں فصل اسیطرح ادا کرنا حق علماء محدثین اور فقہاء
مجتہدین اور مصنفان کتب دین کا اور سلسلہ استادوں علوم ظاہر
کا اور پیروں کا جو استاد علوم باطن کے ہیں یہ رنگ حق صحابہ اور
اہل بیت کے داخل ہے ادا کرنا حق انکا ادا کرنا حق خدا اور رسول کا
ہے کیونکہ لوگ وارث میراث پیغمبر کے اور اوٹھانے والے دین کے ہیں
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان العلماء ورثة
الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما فانما ورثوا العلم
روایت کیا اسکو اصحاب سنن نے بشر بن قیس سے یعنی بیشک عالم لوگ

پانیوالی میراث انبیا کی ہین اوربیشک انبیا میراث نہین چھوڑ گئی ہین نہ دینار اور نہ درہم سوا اسکی نہین کہ میراث چھوڑ گئی ہین علم اور فرمایا علیہ السلام نی فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ تمہ تلا اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ روایت کیا اسکو ترمذی نی ابی امامہ سی اور دارمی نی مکحول اوحسن سی مرسلا یعنی بزرگی عالم کی عابد پر مانند بزرگی میری کی ہی اونی تمہاری پر پہر پڑہی آیت مذکور کہ معنی اوسکی یہ ہین نہین ڈرتی ہین خدا سی سب بندون اوسکی سی مگر عالم لوگ اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی اللہ تعالی نی نہین بہیجا ہی مجکو مگر واسطی تعلیم کرنیکی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا وَاَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اُمَّةً وَّاحِدَةً روایت کیا اسکو بیہقی نی انس رضی سی یعنی اللہ تعالی بڑا جوادہی یعنی بڑا بخشش کرنیوالا اور مین بڑا جواد ہون آدمیون مین اور بڑا جواد آدمیون کا بعد میری وہ شخص ہوگا جسنی سیکہا علم یعنی علم دین پھر پہیلایا اوسکو آویگا روز قیامت کی ایک جماعت اکیلا مراد یہ ہی کہ اگرچہ امتی ہی نبی نہین ہی جماعت ساتھ اوسکی نہو لیکن

ایک جماعت شاگردونکی ناندامت کی ہوگی اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء
ودم الشھداء فیرجح مداد العلماء علی دم الشھداء روایت
کیا اسکو ذہبی نے عمران بن حصین سے یعنی تولی جاویگی دن قیامت
کی سیاہی عالمون کی اور خون شہیدون کا سو سیاہی عالمون کی
بھاری ہوگی خون سے شہیدون کی + اطاعت علما اور اولیا کی اطاعت
خدا اور رسول کی ہی اور محبت انکی محبت خدای تعالی کی ہی فرمایا
اللہ تعالی نے اَطِیعُوا اللّٰهَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ
یعنی فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمانبرداری کرو رسول خدا کی اور
اونکی جو حکم خدا کا بندونکو پہنچاوین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور اصحاب اور اہلبیت اونکی علیہم السلام اور علمای ظاہر
اور باطن کہ یہ بندی خدا کی ہین حق اونکی داخل حقوق العباد کی
ہین لیکن ملی ہوئی ساتھ حق اللہ تعالی کی ہین اگر یہ لوگ
نہوتی کوئی خدا کو نہ پہچانتا اور حق اللہ کا ادا نکرتا اور فرمایا
رسول مقبول علیہ السلام نے لولا ھدی اللّٰہ لما اھتدینا
ولا تصدقنا ولا صلینا یعنی اگر نہ ہدایت کرتا ہمکو اللہ تعالی کا
ساتھ اتارنی کتابون اور بھیجنے رسولون کی ہرگز ہدایت نپاتی ہم

اور سمیت رہتی جیسی آواز لوہی وغیرہ کرنی اور پڑہتی ہی نماز یہ لوگ
خوف مین یا امن مین اونکی دیکہنی سی خدا یاد آتا ہی اور دوستی دشمنی اونکی
دوستی و دشمنی ساتہ خدا کی ہی حدیث قدسی مین آیا ہی مَنْ عَادٰی وَلِيًّا
فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ روایت کیا اسکو بخاری نی ابو ہریرہ سی یعنی جو
دشمنی کری ساتہ ولی میری کی خبردار کرتا ہون مین اوسکو لڑنی کو ساتہ
اپنی اور یہ بہی حدیث قدسی مین آیا ہی اَوْلِیَائِیْ مِنْ عِبَادِیْ الَّذِیْنَ
یُذْکَرُوْنَ بِذِکْرِیْ وَاُذْکَرُ بِذِکْرِہِمْ روایت کیا اسکو بغوی نی یعنی
اولیا بندون میری سی وہ لوگ ہین کہ یاد کیی جاتی ہین ساتہ یاد کرنی
میری کی اور مین یاد کیا جاتا ہون یاد کرنی اونکی سی یون ہی حدیث
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین آیا ہی قسم دوسری حقوق العباد کی
حق اون لوگونکا ہی کہ وہ مظہر ہین بعضی حقوق اللہ تعالی کی اور ظاہر
مین واسطہ پڑی ہین بیچ پرورش کرنی اور روزی پونہچانی اور
مانند اوسکی کی چنانچہ مان باپ دادا دادیان اور وہ لوگ کہ ظاہر
مین اللہ تعالی ساتہ وسیلی اونکی کی روزی پونہچاتا ہی یا اونسی
پرورش کراتا ہی یا کسیطرح کا انعام مالی یا راحت بدنی یا عزت
یا کوئی فائدہ اونکی واسطی سی پونہچاتا ہی شکر اونکا ہی مانند مان باپ
کی واجب ہی فرمایا رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نی مَنْ لَمْ

یشکر الناس لم یشکر اللہ روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی نے ابی سعید
سے یعنی جسنے نہ شکر کیا آدمی کا اوسنے نہ شکر کیا خدا کا ۲ فصل
اور اکثر اون میں حق ماں باپ کی ہین فرمایا اللہ تعالی نے ووصینا
الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین
ان اشکر لی ولوالدیک یعنی حکم کیا ہمنے انسان کو یہ کہ نیکی کرے سا تہہ
ماں باپ کی نیکی کرنی اوسکی ماں نے پیٹ میں اوٹھایا اوسکو ساتھ
مشقت کی مشقت پر اور دو برس اوسکو دودھ پلایا یہ کہ شکر کر میرا
اور ماں باپ اپنے کا یہ حکم قرآن مجید میں کئی جگہہ آیا ہی اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبائر میں ذکر کیا ہی شرک
کرنے اور ایذا دینے والدین کو جیسا کہ فرمایا الکبائر الاشراک
باللہ وعقوق الوالدین الحدیث روایت کیا اسکو بخاری ومسلم
نے عبد اللہ بن عمر سے مراد عقوق سے ستانا اور بے حکمی کرنا ہی عق
ساتہہ زبر عین اور تشدید قاف کے معنی شق اور قطع کے ہین خلاف
بر اور صلہ کی شق کہتی ہین پھاڑنیکو اور قطع کاٹنی کو اور بر نیکی
کرنی کو اور صلہ جوڑنی اور ملانیکو اور امام احمد نے معاذ بن جبل سے
روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطی دس چیزوں
کی وصیت کی ایک وصیت یہ فرمایا لاتشرک باللہ شیئا وان قتلت

اَوْ حُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ
وَمَالِكَ الحدیث یعنی شریک مت کر ساتھ خدا کی کسی چیز کو اگرچہ قتل
کیا جاوی تو یا جلایا جاوی تو اور بی حکمی ماں باپ کی مت کر اگرچہ حکم
کریں وہ تجھکو ساتھ اس بات کی کہ باہر ہو جا اہل اور مال اپنی سی یعنی
اپنی بی بی اور مال دونوں کو اونکی کہنی سی چھوڑ دی اور بخاری و مسلم
نی ابی ہریرہ سی روایت کی ہی کہ ایک مرد نی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سی پوچھا کہ زیادہ لائق واسطی نیک صحبتی کی کون ہی فرمایا
ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا
ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا باپ
تیرا پھر قریب تر بعد قریب تر کی یعنی پھر جو رشتہ میں زیادہ نزدیک ہو
وہ ہی اور فرمایا حضرت نی رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ یعنی
تین بار فرمایا خاک آلودہ ہووی ناک اوسکی پوچھا لوگوں نی وہ کون
ہی یا رسول اللہ فرمایا مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا
ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ روایت کیا اسکو مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی جسنی پایا
ماں باپ اپنی کو نزدیک بڑہاپی کی ایک کو یا دونوں کو اور نہ داخل ہوا
جنت میں یعنی ادای حقوق اونکی سی محروم رہا کہ وہ موجب دخول جنت
کا تہی اور ترمذی نی ابن عمر سی روایت کی کہ ایک مرد نی کہا

یارسول اللہ مجھ سی ایک بڑا گناہ ہوا ہی توبہ میری کیونکر ہو فرمایا تیری
ماں ہی کہا نہیں فرمایا خالہ ہی کہا ہی فرمایا ساتہ اوسکے نیکی کر اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ
اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا
وَمَنْ اَمْسٰی عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ
وَاِنْ وَاحِدًا فَوَاحِدًا جو کوئی صبح کری اس حال میں کہ فرمانبرداری
کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنی کی یعنی حق اونکا اداکرتا ہی
صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہی اوسکی لئی دو دروازی کھلی
ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سی یعنی اطاعت کیا
گیا ہی ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرتا ہی اس
حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی حق میں ماں باپ کی صبح
کرتا ہی اس حال میں کہ کھلی ہیں اوسکی لئی دو دروازے دوزخ سی
اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ
کھولا جاتا ہی لوگوں نی کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ
والدین اوسپر ظلم کری فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی تین بار
وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ یعنی اگرچہ اوسپر ظلم کریں اگرچہ
اوسپر ظلم کریں اگرچہ اوسپر ظلم کریں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

واٰلہ وسلم نے ما من ولد بارٍ ینظر الی والدیہ نظرۃ رحمۃ الا
کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ یعنی نہین ہے کوئی
فرزند نیک سے کہ دیکھتا ہے طرف والدین اپنی کی ساتھ رحمت کی مگر یہ
کہ لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکی عوض ہر نگاہ کی ثواب ایک حج مقبول
کا لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا نعم اللہ
اکبر واطیب یعنی ہان اللہ تعالی بہت بڑا ہے اور بہت پاکیزہ ہے
یعنی اوس چیز سے کہ تمہارے گمان مین ہے کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض
ہر نظر کے حج مقبول روایت کیا ان دونون حدیثون کو بیہقی نے ابن
عباسؓ سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین ارادہ جہاد کا رکھتا ہون
فرمایا تیری مان ہے کہا ہے فرمایا اوسکی خدمت مین رہ بہشت اوسکی
قدمون کے نیچے ہے حدیث ان الجنۃ تحت اقدام امہاتکم تحقیق
جنت نیچے قدمون ماؤن تمہاری کے ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے معاذ
بن جابرؓ سے اور کہا ابن عمرؓ نے یا رسول اللہ میری بی بی ہے مین اوسکو
بہت پیار کرتا ہون اور مان میری اوسکو برا جانتی ہے فرمایا اوسکو
طلاق دے اور ترمذی اور ابوداؤد نے اسکو ابن عمر سے روایت کی
ہے ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ حق مان باپ کا کیا ہے فرمایا وہ
بہشت اور دوزخ تیری ہین ابن ماجہ نے اسکو ابی امامہ سے روایت کیا ہے

اور ایک شخص پاس حضرت کی آیا اور کہا کہ باپ میرا محتاج ہی میرا مال
لینی چاہتا ہی کہ مال میرا لیوی فرمایا آنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ اِنَّ
اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ روایت کیا
اسکو ابوداود اور ابن ماجہ نی ابن شعیب سی اونہی اپنی باپ سی اونہی
اوسکی دادا سی یعنی تو اور مال تیرا واسطے باپ تیری کی ہی بیشک اولاد
تمہاری بہت پاک کمائی تمہاری سی ہی کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سی
نفقہ ماں باپ دادا دادی کا جو مفلس ہوں اگرچہ طاقت کمائی پر
رکھتی ہوں بیٹی آزاد عاقل بالغ پر جو قدرت کمائی پر رکھتا ہو واجب
ہی اگرچہ ماں باپ کافر ہوں ذمیوں سی صحیحین میں اسما بنت ابی بکر
روایت ہی کہ کسی نی حضرت رسول کریم سی پوچھا کہ ماں میری آئی
ہی اور کافرہ ہی کیا صلہ رحمی ساتھ اوسکی کروں میں فرمایا ہاں کر
فرمانبرداری اور رضا جوئی اونکی واجب ہی لیکن گناہ کی کام میں اور
ترک فرائض میں نہیں ترمذی نی عبد اللہ بن عمر سی روایت کی کہ فرمایا
حضرت رسولنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ رضامندی خدا کی باپ کی رضامندی
میں ہی اور ناخوشی خدا کی باپ کی ناخوشی میں ہی فرمایا اللہ تعالی
نی وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا یعنی اور اگر لڑائی کریں

والدین تیری اسپر کہ شریک کر تو ساتہہ میری کسی چیز کو کہ تو علم اوسکا
نہین رکہتا ہی یعنی علم توحید کا تو رکہتا ہی سوا اس امر مین فرمانبرداری
اونکی مت کر اور دنیا مین ہمراہی کر خوبی سا تہہ اونکی کر فرمایا حضرت نے
لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق روایت کیا اسکو امام احمد
اور حاکم نی عمران سی اور حکیم نی عمرو الغفاری سی اور صحیحین مین ہی
لا طاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف
یعنی جائز نہین ہی فرمانبرداری کسیکی بیچ نافرمانی خدا کی فرمانبرداری
جائز نہین ہی مگر اوسمین جو شرع مین جائز ہی فصل تمام حقون باپ
کی سی دوستی کرنی ہی ساتہہ دوستون باپ کی اور بہلائی کرنی ساتہہ
دوستون باپ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ان من
ابر البر صلۃ الرجل اہل ود ابیہ بعد ان یولی روایت کیا
اسکو مسلم نی ابی عمر سی یعنی کمال بہلائی وہ ہی کہ ملاپ اور سلوک کرے
ساتہہ دوستون باپ کی پیچہی اوسکی اور صلہ مراد ہی ملاپ اور اخلاص
کرنی سی ساتہہ رعایت مالی اور خدمت بدنی اور خوبی اخلاق کی فصل
بیچ حق اقربا کی تمام حقون والدین سی ملاپ اور بہلائی کرنی ہے
ساتہہ اولاد اونکی کی یعنی ساتہہ بہائیون اور بہنون اور خالاؤن اور انکی
اور اولاد اونکی کی جسقدر نسب مین قریب زیادہ ہو اوس ہی قدر حق

اوسکا زیادہ ہووی اللہ تعالیٰ نی کئی جگہہ فرمایا ہی وَاٰتِ ذَا الْقُرْبیٰ
حَقَّہٗ یعنی دی صاحب قرابت کو حق اوسکا۔ اور سایلی ہر شخص کو
جو مالدار ہو واجب ہی اوسپر نفقہ ذی رحم محرم کا کہ مفلس ہو اور کمانی
کی قدرت نرکہتا ہو اگر مسلمان ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَعَلَی الْوَارِثِ
مِثْلُ ذٰلِکَ یعنی وارث پر نفقہ واجب ہی مانند نفقی اولاد کی۔ اور
جو کوئی اپنی ذی رحم محرم کا مالک ہووی تو مالک ہوتی ہی آزاد
ہوجاوی اگرچہ کافر ہو فرمایا حضرت علیہ السلام نی مَنْ مَلَکَ ذَا رَحِمٍ
مَحْرَمٍ مِنْہُ عُتِقَ عَلَیْہِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور
حاکم نی ہمرہ سی یعنی جو کوئی کہ مالک ہووی اپنی ذی رحم محرم کا اور
اوسکی آزاد ہووی اور جمع کرنا دو عورتون ذی رحم محرم کا حرام
ہی کہ موجب قطع رحم کا ہوتا ہی اور اقربا سی جو کہ محارم سی نہین ہین
اگرچہ نفقہ اوسکا واجب نہین ہی لیکن صلہ اوسکا یعنی ملاپ اور
سلوک کرنا اوس سی واجب ہی اور قطع رحم حرام ہی اور ناسوافقت
کرنی اوسی جائز نہین ہی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ
فَاَخَذَتِ الرَّحِمُ بِحِقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ
مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ

قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ فَذَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ یعنی خدا تعالیٰ نے
پیدا کیا خلق کو پھر جب پیدا کر چکا خلق سے فارغ ہوا رحم اوٹھا اور پکڑا
حُقْوِ رحمن کا حقو ازار بند کو کہتے ہیں اور یہ مجاز ہے اور مراد وہ ہے کہ
جناب الٰہی سے پناہ ڈھونڈھی اہل عرب کہتے ہیں اخذت بحقو فلان
یعنی پناہ ڈھونڈھی میں نے طرف فلان کی ۔ اللہ تعالیٰ نے رحم کو فرمایا
کہ کیا چاہتا ہے تو کہا کھڑا ہوئی میں پناہ ڈھونڈھنے والا کاٹنے سے فرمایا
کیا راضی نہیں ہوتا ہے تو ساتھ اسکے کہ ملاؤں میں ساتھ اوسکے کہ ملاوے
تجکو اور کاٹوں میں اوس سے جو کاٹے تجکو کہا ہاں یعنی راضی ہوا میں
اے رب فرمایا ایسا ہی کرونگا حدیث قدسی میں آیا ہے اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا
الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ
وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور احمد
اور حاکم نے عبد الرحمن بن عوف سے اور حاکم نے ابی ہریرہ سے یعنی میں
اللہ ہوں میں رحمن ہوں رحم کو پیدا کیا میں نے اور نام اپنے سے
نام اوسکا نکالا میں نے جو کوئی اوسکو جوڑیگا میں اوسکو جوڑونگا
اور جو اوسکو کاٹیگا میں اوس سے کاٹونگا اور روایت کی بخاری نے
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلرَّحِمُ
شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ

قطع کنندہ یعنی رحم والے کہتا ہی ساتہہ خدا کی پناہ لینے فرمایا خداتعا
لی جو کوئی تجھکو جوڑیگا مین ساتھ اوسکی جوڑونگا اور جو کوئی تجھکو
کاٹیگا مین اوس ہی کاٹونگا اور عایشہ سی صحیحین مین مثل اسکی ہی
اور صحیحین مین جبیر بن مطعم سی مروی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی الله
علیہ وسلم نے کاٹنے والا رحم یعنی قرابت کا بہشت مین داخل نہوگا اور
بیہقی نے عبدالله بن اوفی سی روایت کی کہ آنحضرت صلی الله علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت نازل نہین ہوتی اونپر جنمین کوئی شخص
قاطع رحم ہوتا ہی اور واجب ہوتی ہین صلہ رحم کی اور حرام ہوتی
ہین قطع رحم کی حدیثین بہت آئی ہین ایسی ہر کسی پر لازم ہی کہ نسبت
اپنی خبردار ہو دی تا صلہ رحم کرے اور قطع رحم اوس سی ظاہر نہو

فصل حقوق بہائیون اور صلہ رحم اور عذاب عقوق اور

قطع رحم مین جامع صغیر مین ہی حق کبیر الاخوۃ علی صغیرہم
کحق والد علی ولدہ فرمایا حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق بڑے
بہائی کا چھوٹے بہائی پر مانند حق باپ کی ہی بیٹے پر یعنی نگاہ رکھنی
حرمت اور تعظیم اور توقیر اور مشورہ اوسکی کی اور تشبیہ اسمین واسطی
مبالغہ کی ہی نہ واسطی مماثلت کی روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے
ساتھہ سند ضعیف کی سعید بن عاص سی اور اسمین ہی کہ فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا
یعنی نہین ہی ہماری طریق پر وہ کوئی کہ نہ رحم کیا اوسنی چھوٹی اپنی پر
یعنی مسلمانون مین سی اور نہ توقیر کی بڑی اپنی کی یعنی بڑی عمروالی
کو چھوٹی عمروالی پر شفقت اور احسان اور محبت کرنی چاہیی اور ایسی
ہی چھوٹی عمروالی کو بڑی عمروالی کی توقیر اور ادب کرنا چاہیی روایت
کیا اس حدیث کو ترمذی نی ساتھہ سند صحیح کی انس سے ہی اور حق سبحانہ
تعالی نی اوس شخص پر لعنت کی ہی جو فساد کرتا ہی زمین مین اور
قاطع رحم اور فرمایا فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی
الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ
وَاَعْمٰی اَبْصَارَهُمْ یعنی قریب ہی جو مُنہہ پہیرو گی تم اللہ کی حکم سی یہ کہ
فساد کرو زمین مین اور قطع کرو قرابتون اپنی کو وہی لوگ ہین کہ
لعنت کی اونپر اللہ تعالی نی سو بہرا کر دیا اونکو کہ حق بات نہین سنتی
ہین اور اندہی کر دین آنکہین اونکی کہ حق بات نہین دیکہتی ہین اور
امام احمد حنبل نی لعنت یزید پر جائز رکہی ہی بسبب برائیون منجملہ
اوسکی کی اور بنا بر قطع رحم کرنی اوسکی کی اور ساتہہ اس آیت کی استدلال
کیا ہی اونہون نی اسپر سوال دو قرابت دارون سی اگر ایک
ساتہہ دوسری کی بد سلوکی اور قطع رحم کری وہ دوسری کو اوس سی قطع رحم

جاتی ہی باتین جواب دوسرا یہ کہ لازم ہی کہ صلہ کری قطع کرنی
والا قطع رحم کا قاطع رحم ہو گا اور برکتین صلہ رحم کی واصل کرنیوالی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ
وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَہَا روایت کیا اسکو
بخاری نی ابن عمر سی یعنی وصل کرنیوالا وہ نہین ہی کہ نیکی کی بدلی نیکی
کری وصل کرنیوالا وہ ہی کہ اگر قطع کیا جاوی اوس سی رحم وہ وصل
کری یعنی عوض بدی کی نیکی کری بیت بدی را بدی سہل
باشد جزا ❊ اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ ❊ مسلم نی ابی ہریرہ
سے روایت کی کہ ایک مرد نے کہا حضرت صلعم سے کہ
یا رسول اللہ میرے اقربا ہین مین اونسے ملاپ کرتا ہون
اور وہ مجھسے کاٹتے ہین مین ساتھ اونکے نیکی کرتا ہون
اور وہ مجھسے بدی کرتے ہین اور مین اونسے بردباری
کرتا ہون اور وہ مجھپر جہالت کرتی ہین فرمایا حضرت نی کان لئے کُنْتَ
کَمَا قُلْتَ فَاِنَّمَا تُسِفُّہُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مِنَ اللّٰہِ مَعَکَ ظَہِیْرٌ عَلَیْہِمْ
مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی اگر ایسا ہی ہی جیسا تو کہتا ہی تو گویا تو کھلاتا
ہی اونکو مُہوَبل گرم یعنی آگ کہلاتا ہی تو کہ ہلاکی اونکی ہی اور ہمیشہ
اللہ تعالی ہی تجکو مددگاری ہوگی اونپر جب تک تو اس عادت پر رہیگا

فائدہ صلہ رحم مین ثواب آخرت کی سوا دنیا مین بھی بہت فائدی
ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَن اَحَبَّ اَن یُّبسَطَ
لَہٗ رِزقُہٗ وَیُنسَأَ لَہٗ فِی اَثَرِہٖ فَلیَصِل رَحِمَہٗ روایت بخاری اور مسلم
مین ہی انس سی یعنی جو کوئی چاہی کہ کشایش ہو اوسکی روزی مین
اور باقی رہی ذکر اوسکا اپنی رہنی اولاد یا مانند اوسکی ہی ذکر کرنیوالی
خیر کی سو چاہیی کہ صلہ رحم کری اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی تَعَلَّمُوا مِن اَنسَابِکُم مَا تَصِلُونَ بِہٖ اَرحَامَکُم فَاِنَّ صِلَۃَ
الرَّحِمِ مَحَبَّۃٌ فِی الاَھلِ مَثرَاۃٌ فِی المَالِ مَنسَاۃٌ فِی الاَثَرِ روایت کیا
اسکو ترمذی نی ابی ہریرہ سی یعنی سیکہو اپنی نسبون سی اوسقدر کہ ملاؤ ساتھ
اونکی باتون اپنی کو اپنی قرابت والون کو جانتی ہو تاکہ صلہ رحم
کرسکو پس تحقیق کہ صلہ رحم موجب محبت کا ہی اپنی لوگون مین اور
زیادتی کا ہی مال مین اور باقی رہنی ذکر کا اور قاطع رحم کو سوا اسکی
کہ عذاب آخرت مین ہوگا وبال دنیا مین بھی لاحق ہوتا ہی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَا مِن ذَنبٍ اَحرٰی اَن یُّعَجِّلَ اللہُ لِصَاحِبِہٖ
العُقُوبَۃَ فِی الدُّنیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہٗ فِی الاٰخِرَۃِ مِنَ البَغیِ وَقَطِیعَۃِ
الرَّحِمِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نی ابی بکرہ سی یعنی کوئی گناہ
نہین ہی زیادہ لائق اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب اوسکی کو

عذاب اور وبال دنیا مین ساتھ اسکی کہ ذخیرہ رکھا جاوی عذاب کا واسطے
اوسکی آخرت مین بغاوت کرنی ہی ساتھ بادشاہ عادل کی اور قطع کرنے
رحم کی باغی اور قاطع رحم کو دنیا اور آخرت مین دونون جگہ عذاب
دیا جاویگا اور بیہقی نے ہی ابی بکر رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا
مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ
الْمَمَاتِ یعنی جو گناہ ہو بخشتا ہی خدا اوسکو جو کچھ چاہتا ہی سوای ایذا
دینی ماں باپ کی سو بیشک جلد پہنچاتا ہی اوسکی کرنیوالی کو عذاب
زندگی مین مرنی سی پہلی فصل جو بنظر حقوق ماں باپ کی صلہ رحم
بھائیون اور بہنون اور اقربا کی ساتھ واجب ہوا تو نظر کرنی چاہئے کہ اگر
اوپر حقوق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اور پیرن اور اوستادو
صلہ اور نیکی کرنی ساتھ جماعت سادات او مشائخ اور اولاد پیرون
اور اوستادون کی بھی ضروری ہی فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ
عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنی کہہ ای محمد مین نہین مانگتا ہون
تمسی تبلیغ رسالت پر مزدوری مگر دوستی رکھنی بیچ اقربا میری کی تمکو
چاہیی اور فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ
الْعَابِدِينَ یعنی کہہ ای محمد ان لوگون کو جو واسطے خدا کی بیٹا ٹھہراتے ہین

پاک ہی اللہ تعالی اوس سی اگر ہوتا واسطی رحمن کی بیٹا تو مین پہلی
عبادت کرتا اسی تعالی پاک ہی اس حق آسی آیت سی معلوم ہوتا ہی
کہ جس شخص کا حق کسی کی ذمی ہو تو چاہیی ساتھہ اولاد اوسکی کی حق ادا
کری سوال اولاد سادات اور بزرگ زادونسی اگر کوئی فاسق یا
کافر یا رافضی ہو جاوی تو ساتھہ اوسکی کیا سلوک چاہیی کرنا جواب
اگر فاسق ہو نصیحت کرنا چاہیی اور اوسکا حق ادا کرنا چاہیی اور اگر
رافضی اور مانند اوسکی ہو کہ ساتھہ کفر کی پہنچا ہو اوس سی دوستی
نچاہیی کرنا اللہ تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا
غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَۃِ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ مِنْ
اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ یعنی ای مسلمانون دوستی نکرو اون لوگون سی کہ خدا
غضب رکھتا ہی اون پر بیشک نا امید ہین آخرت سی جیسا کہ نا امید ہین
کفار اہل قبور سی اور اللہ تعالی فرماتا ہی نوح علیہ السلام کی بیٹی کی حق
مین اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَہْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ اور فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ اِنَّمَا
وَلِیِّیَ اللّٰہُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنْ لَہُمْ رَحِمٌ اَبُلُّہَا بِبِلَالِہَا رواہ
کیا اسکو بخاری ومسلم نی عمرو بن العاص سی یعنی آل ابی فلان نہین ہین
میری دوست سوا اسکی نہین کہ دوست میرا خدا ہی اور اچھی مسلمان

لیکن اونکو ساتھ میری قرابت کی تر کرتا ہون مین اوسکا ساتھ تر اونکو
اوسکی کی یعنی صلہ رحم کرتا ہون اون سی اس حدیث سی سمجھا جاتا
کہ سادات اور پیرزادی اور قرابتی اپنی اگر کافر ہون یا رافضی یا خارجی
کہ حد کفر کو پونہچی ہون دوستی اونسی کرنا نچاہی لیکن صلہ رحمی اور
احسان سی دریغ نکی فرمایا اللہ تعالی نی لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ
لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْا
اِلَیْھِمْ یعنی نہین منع کرتا ہی تمکو اللہ تعالی اون لوگون سی کہ نہین
لڑائی کی ہی اونہون نی تمسی دین کی کام مین اور نہ نکالدیا تمکو تمہاری
مکانون سی اس سی کہ نیکی کرو ساتھ اونکی اور اس سی کہ انصاف کرو تم ساتھ
اونکی یعنی کفار اہل ذمہ احسان اونسی کرنا منع نہین ہی فصل اور ملاہوا
ساتھ حق والدین کی حق دائی کا ہی کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی دودھ
پینی سی جو کچھ حرام کیا ہی نسب سی اور جمع کرنا دو بہنون رضاعی کا حرام ہی
جیسا کہ جمع کرنا دو بہنون نسبی کا تاکہ موجب قطع کا نہو ابی داود نی ابی الطفیل
سی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی واسطی دائی اپنی کی
چادر اپنی بچھادی اور اوسپر بٹھایا قسمتہا الیف اور قسم حقون سی حق اون
لوگون کا ہی کہ اللہ تعالی نی انکو مظہر قہاری اور بالاکستا اپنی کا بنایا اور
وہ حق بادشاہ مسلمان کی ولمیر مسلمان اور حق قاضی کا ہی رعیت پر اور حق

خاوندکا چوروپر اور حق میان کا غلام پر اور حق گہر کی مالک کا گہر کی کون
کہ بندوبست ملک اور شہر اور گہر کا حکومت سی تعلق رکہتا ہی فصل
اطاعت بادشاہ اور حاکم شہر اور امیر لشکر کی واجب ہی رعیت پر اس امر
مین کہ خلاف شرع حکم نکری اگرچہ خلاف طبیعت اونکی کی ہو فرمایا
اللہ تعالی نی اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الاَمرِ مِنکُم
بادشاہ بہی اولی الامر مین داخل ہین فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَن
اَطَاعَنِي فَقَد اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَن عَصَانِي فَقَد عَصَی اللّٰہَ وَمَن یُطِعِ
الاَمِیرَ فَقَد اَطَاعَنِي وَمَن یَعصِ الاَمِیرَ فَقَد عَصَانِي وَاِنَّمَا الاِمَامُ
جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِن وَرَائِہٖ وَیُتَّقَی بِہٖ فَاِن اَمَرَ بِتَقوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ
فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجرًا وَاِن قَالَ بِغَیرِہٖ فَاِنَّ مِنہُ عَلَیہِ لفظ وزرا
بیان سی محذوف ہی روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی جسنی
فرمان برداری کی میری اوسنی فرمانبرداری کی خدا کی اور جسنی نافرمانی
کی میری اوسنی نافرمانی کی خدا کی اور جسنی فرمانبرداری کی امیر کی اوسنے
فرمانبرداری میری کی اور جسنی نافرمانی کی امیر کی اوسنی نافرمانی میری کی
اور بادشاہ تو سپر ہی کہ لوگ کافرون سی جہاد کرتی ہین اوسکی پناہ
مین ہوکر اور بچایی جاتی ہین یعنی مکارہ سی ساتہ اوسکی سو اگر حکم کیا
اوسنی ساتہ پرہیزگاری اور عدل کی تو اوسکو ثواب ہوگا اور اگر اور کچہ کہا

تو اوسپر ہوگا گناہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اسمعوا
واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ
روایت کیا اسکو بخاری نی انس سی یعنی سنو اور فرمانبرداری کرو امیر
کی اگرچہ تمپر امیر کیا جاوی غلام حبشی کہ سر اوسکا مانند دانہ انگور سیاہ
کی ہو **ف** یعنی حقیر بدصورت ہو اور فرمایا حضرت نی السمع والطاعۃ
علی المرء المسلم فیما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع
ولا طاعۃ روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نی ابن عمر سی اور علی سی
یعنی حکم امیر کا سننا اور ماننا واجب ہی ہر مسلمان پر جو کچھ خوش آوی
اوسکو یا مکروہ معلوم ہو جبتک کہ نہ حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی پھر جب حکم کیا جاوی ساتھ گناہ
تو جائز نہین ہی سننا اور ماننا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی من
رای من امیرہ شیئا یکرہہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق
الجماعۃ شبرا فیموت الا مات میتۃ جاہلیۃ روایت کیا اسکو
بخاری ومسلم نی ابن عباس سی یعنی جو کوئی دیکھی حاکم اپنی سی کوئی چیز کہ مکروہ
جانی اوسکو تو چاہیی کہ صبر کری بیشک نہین ہی کوئی کہ مفارقت کری اور
جدا ہو جماعت سی مسلمانون کی ایک بالشت بھر پھر مری اوس حال
مین مگر وہ کہ مرا ہوگا مرنا جاہلیت کا اور فرمایا حضرت نی انکم سترون
بعدی اثرۃ وامورا تنکرونہا قالوا فما تامرنا یا رسول اللہ قال

اَدُّوْا اِلَیْہِمْ حَقَّہُمْ وَاسْئَلُوا اللّٰہَ حَقَّکُمْ روایت کیا اسکو بخاری
اور مسلم نی ابن مسعود سی یعنی قریب ہی کہ دیکھو گی تم بادشاہون سی
بعد میری نفس پروری اور وہ چیزین کہ تم اونکو ناخوش رکھتی ہو صحابہ
نی عرض کی کہ پھر آپ ہمکو کیا فرماتی ہین فرمایا کہ تم حق اونکا ادا کرو
اور حق اپنا خدا سی مانگو صحابہ نی عرض کی یا رسول اللہ اگر ایسی لوگ
ایسی ہون کہ حق اپنا ہم سی طلب کرین اور حق ہمارا ندین فرمایا اسمعوا
واطیعوا فانما علیہم ما حملوا وعلیکم ما حملتم روایت کیا اسکو
مسلم نی وائل بن حجر سی یعنی حکم اونکا سنو اور مانو سو بیشک واجب ہی
اونپر جو کچھ اللہ تعالی نی اونکی ذمی پر واجب کیا ہی یعنی عدل اور رعیت پروری
سی اور تمپر واجب ہی جو کچھ تمپر واجب کیا ہی یعنی اطاعت و فرمانبرداری
سی فصل اگر قاضی حکم کری موافق شرع کی تو واجب ہی کہ ساتھ
خوشی دل کی اوسکو قبول کری کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَلَا وَرَبِّكَ
لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی سات تیرے خدا کی ایمان نلاوینگی
جبتک کہ تجھکو حاکم نکرین اوس امر مین کہ جھگڑا ہو درمیان اونکی پھر نپاوین
اپنی دلون مین تنگی اور ناخوشی اوس سی کہ حکم کیا تونی اور قبول کرین
قبول کرنا ہر آینہ مین کہا ہی کہ اگر قاضی کہی کہ حکم کیا مین نی امیر کو اسکو

سنگسار کریا اسکا ہاتھ کاٹ یا کوڑی مارتو جائز ہی نہ بجالاوی اسکا اور
امام ابو منصور نی کہا کہ جو قاضی عالم اور عادل ہو تو بجالاوی اور جو
جاہل ہو اور عادل تو وجہ اوسکی پوچھی اگر وجہ معقول بیان کی تو بجالاوی
اور نہیں تو نہیں اور اگر فاسق ہی تو نہ بجالاوی مگر جب سبب حکم ادسکا
دیکھی فصل بیچ حق خاوند کی جو رو لیکن حاشیہ ہین بہت ہین فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لو کنت امرا لاحد ان یسجد
لاحد لامرت المرءة ان تسجد لزوجہا روایت کیا اسکو
ترمذی نی اور ابو داؤد نی مانند اسکی قیس بن سعد سی اور امام احمد نی
معاذ اور ابی ہریرہ سی یعنی اگر حکم کرتا مین کسیکو کہ سجدہ کری کسیکا
تو بیشک حکم کرتا مین عورت کو کہ سجدہ کری اپنی خاوند کا اور ترمذی
نی ام سلمہ سی روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی جو عورت کہ خاوند اوسکا اوس سی راضی ہی داخل بہشت مین
ہوگی اور ابو نعیم نی حلیہ مین انس سی روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت
نی کہ جس عورت نی پانچون وقت کی نماز پڑہی اور روزی ماہ
رمضان کی رکہی اور پرہیزگاری کی اور فرمانبرداری کی اپنی خاوند
کی جاویگی بہشت مین جس دروازی سی چاہیگی اور امام احمد نی
عائشہ سی روایت کی کہ فرمایا حضرت نی اگر واسطی کسیکی سجدہ کا

حکم کرتا مین تو عورت کو حکم کرتا کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اگر
خاوند اسکا اسکو حکم کرے کہ سیاہ پہاڑ سے پتھر سفید پہاڑ مین اور
سفید پہاڑ سے پتھر سیاہ پہاڑ مین لیجاوے تو چاہیے ویسا ہی کرے
ترمذی اور ابن ماجہ نے معاذ سے روایت کی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو عورت اپنے خاوند کو ایذا دیتی ہے تو حوریں بہشت
کی کہتی ہین کہ لعنت کرے خدا تجھ پہ نہین ہے یہ شخص تیرا اگر مہمان
قریب ہے کہ تجھ سے جدا ہوگا طرف ہماری ف یعنی تجھسے جدا ہو کر
ہماری طرف آویگا **فصل** بیچ حق سیان کی غلام پر فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ سَیِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ
اللّٰہِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَیْنِ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے عبد اللہ
بن عمر سے یعنی بیشک غلام اگر خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اچھی
کرے عبادت خدا کی دونا ثواب پاویگا اور فرمایا حضرت نے نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ
اَنْ یَّتَوَفَّاهُ اللّٰہُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَطَاعَةِ سَیِّدِهٖ وَنِعِمَّا لَهٗ روایت
کیا اسکو بخاری و مسلم نے ابی ہریرہ سے یعنی کیا خوشحال ہے اس مملوک
کا کہ مر جاوے اور اچھی کرے بندگی پروردگار اپنے کی اور فرمانبرداری
مالک اپنے کی کیا خوشحال ہے اسکا اور فرمایا اوس سرور علیہ السلام
نے اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَیُّمَا عَبْدٍ

اَبَقَ مِنْ مَوَالِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْھِمْ روایت کیا اسکو مسلم نی
جریر سی یعنی اگر غلام بہاگ جاوی تو نماز اوسکی نہین قبول ہوتی اور ایک
روایت مین ہی جو غلام کہ بہاگتا ہی مالکون اپنی سی سو بیشک کافر
ہو جاتا ہی جبتک پہر نہ آوی پاس اونکی یعنی کافر نعمت ہوتا ہی اور
بیہقی نی جابر سی روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نی تین شخصون کی نماز قبول نہین ہوتی ہی ایک وہ غلام کہ بہاگ جاوی
یہانتک کہ آوی پاس اپنی مالک کی اور دوسری وہ عورت کہ خاوند
اوسکا ناراض ہو اور تیسرا وہ مست یہانتک کہ ہوش مین آوی
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَۃً
عَلٰی زَوْجِھَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ روایت کیا اسکو ابو داود نی
ابی ہریرہ سی یعنی نہین ہی ہم مین سی وہ شخص کہ ورغلاوی کسی عورت کو
اوسکی خاوند سی اور کسی غلام کو مالک اوسکی سی قسم دوم تہا حقوق العباد
سی حق رعیت کا ہی پادشاہ اور حاکم اور قاضی پر اور حق جورو کا خاوند
پر اور حق پرورش اور تربیت چہوٹی لڑکون کا والدین پر اور مملوک کا
مالک پر کیونکہ یہ سب امانتین خدا کی ہین حق سبحانہ تعالی نی اپنی ذات
پاک بی نیاز پر واسطی مملوکون اور بندون اپنی کی رحمت واجب
کی ہی پہر جسکو کہ دنیا مین نگہبان اور مالک کیا ہی اوسپر واجب کیا ہی

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَھُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُولَۃٌ عَنْ رَعِیَّتِھَا وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُولٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے عبد اللہ ابن عمر سے یعنی خبردار ہو کہ ہر ایک تم مین سے راعی یعنی محافظ ہے اور ہر ایک تم مین سے پوچھا جاویگا رعیت اپنی سے یعنی اونکو راضی رکھا یا ناراض بادشاہ تمام لوگون پر راعی یعنی نگہبان ہے پوچھا جاویگا رعیت اپنی سے اور مرد اپنی گھر والون کا نگہبان ہے پوچھا جاویگا اونسے اور عورت اپنی خاوند کی گہر اور لڑکی بالون پر نگہبان ہے اونسے پوچھی جاویگی اور غلام اپنی میان کی مال کا نگہبان ہے اوس سے پوچھا جاویگا خبردار ہو سو ہر ایک تم راعی ہو اور ہر ایک تم مسئول ہو **ف** یعنی ہر ایک اپنی اپنی امانت کا محافظ اور نگہبان ہے اور ہر ایک اسکی خیرخواہی اور بدخواہی سے پوچھا جاوے گا اور اوسکی موافق جزا وسزا پاویگا

فصل بیچ حق رعیت کی جو بادشاہ اور امیر پر ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَا مِنْ وَالٍ یَلِیْ رَعِیَّتَہٗ

من الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌ إِلَّا حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ روایت
کیا اسکو بخاری و مسلم نے معقل بن یسار سے یعنی نہیں ہے کوئی والی کہ کسی
رعیت پر مسلمانوں سے والی و حاکم ہووے پھر مر جاوے اور حال میں
کہ خیر خواہی رعیت کی نکی ہو مگر یہ کہ اللہ تعالی نے حرام کی ہے بہشت
اوسپر اور فرمایا حضرت نے اَللّٰهُمَّ مَنْ وُلِّيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ
عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُلِّيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ
فَارْفُقْ روایت کیا اسکو مسلم نے عایشہ سے یعنی اے اللہ تعالی جو کوئی
کہ مالک ہووے کاموں است میری سے کسی کام کا پھر سختی کی اوسنے
اون پر سختی کر تو اوسپر اور جو کوئی کہ مالک ہووے کاموں امت میری
سے کسی کام کا پھر اوسنے نرمی کی اونپر سو نرمی کر تو اوسپر اور مسلم نے
عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے کہ عادل لوگ نور کے منبروں پر ہونگے نزدیک اللہ تعالی کے وہ
لوگ جو عدل کرتے ہیں اپنے حکم میں اور اہل میں اور اوس چیز میں کہ
مالک ہیں اوسکے اور دارمی نے ابی ہریرہ سے روایت کی کہ فرمایا
حضرت نے کہ جو کوئی دس آدمی کا سردار ہوگا لایا جاویگا روز قیامت
بندھا ہوا تا کہ کھولے اوسکو عدل یا ہلاک کرے اوسکو ظلم یعنی جو
عادل ہوگا تو بسبب عدل کے نجات پاویگا اور جو ظالم ہوگا تو بسبب

ظلم کی ہلاک ہوگا اور فرمایا اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَاَقْرَبَہُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَشَدَّہُمْ عَذَابًا اِمَامٌ جَائِرٌ روایت کیا اسکو ترمذی
نی ابی سعید سی یعنی بیشک بہت پیارا آدمیون کا طرف خدا کی روز
قیامت کی اور بہت نزدیک لوگون کا طرف خدا کی پادشاہ عادل ہوگا
اور بیشک بہت ناخوش آدمیون کا طرف اللہ کی روز قیامت کو اور
بہت سخت عذاب مین پادشاہ ظالم ہوگا اور فرمایا اِنَّ السُّلْطَانَ
ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یَاْوِیْ اِلَیْہِ کُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِہٖ فَاِذَا عَدَلَ
کَانَ لَہُ الْاَجْرُ وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الشُّکْرُ وَاِذَا جَارَ کَانَ عَلَیْہِ الْاِصْرُ
وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الصَّبْرُ روایت کیا اسکو بیہقی نی ابن عمر سی یعنی پادشاہ
سایہ خدا کا ہی زمین مین آتا ہی طرف اوسکی ہر مظلوم خدا کی بندون
سی پھر اگر عدل کیا تو اوسکو ثواب ہوگا اور رعیت پر اوسکا شکر
واجب ہوگا اور اگر ظلم کیا تو اوسپر عذاب ہوگا اور رعیت پر صبر واجب
ہوگا فصل قاضی پر حکم کرنا ساتھ حق کی فرض ہی اور حکم خلاف
شرع قریب کفر اور ظلم اور فسق کی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَمَنْ
لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ہُمُ الْکَافِرُوْنَ فَاُولٰئِکَ ہُمُ
الظَّالِمُوْنَ فَاُولٰئِکَ ہُمُ الْفَاسِقُوْنَ یعنی جو کوئی حکم نکری موافق

اوسکی جو اوتارا اللہ نی وہ کافر لوگ ہین اور ایک جگہ فرمایا کہ وہ ظالم لوگ ہین اور ایک جگہ فرمایا وہ فاسق لوگ ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَلقُضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ وَاحِدٌ فِی الجَنَّۃِ وَاثنَانِ فِی النَّارِ فَاَمَّا الَّذِی فِی الجَنَّۃِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الحَقَّ فَجَارَ فِی الحُکمِ فَھُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نی بریدہ سی یعنی قاضی تین قسم کی ہین ایک وہ کہ عالم ہو ساتھ حق کی اور حکم کری ساتھ حق کی بہشت مین ہوگا دوسرا وہ کہ عالم ہو اور حکم نکری ساتھ حق کی سو وہ دوزخ مین ہوگا اور تیسرا وہ کہ حکم کری لوگون پر جہالت کی ساتھ یعنی بغیر علم کی حکم کری سو وہ دوزخ مین ہی اور ابو داؤد نی ابی ہریرہ سی روایت کی کہ جو کہ قاضی ہو اور عدل اوسکا ظلم پر غالب ہی تو اوسکو بہشت ہی اور جو کہ غالب ہو ظلم اوسکا عدل پر وہ دوزخ مین ہوگا فصل حق مین عورت کی کہ خاوند پر ہی اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَھُنَّ مِثلُ الَّذِی عَلَیھِنَّ بِالمَعرُوفِ یعنی عورتون کا خاوندون پر حق ہی جیسا کہ عورتون پر حق مردون کا ہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اِنَّ مِن اَکمَلِ المُؤمِنِینَ اِیمَانًا اَحسَنُھُم خُلُقًا وَاَلطَفُھُم بِاَھلِہٖ روایت کیا اسکو ترمذی نی عائشہؓ سی اور روایت کیا ترمذی نی ابی ہریرہ

مانند اسکی یعنی بڑا کامل مومنون کا ایمان مین وہ شخص ہی کہ بہت
اچھا ہی اوربڑی نیک خلق کی اور بہت مہربان ہی اپنی اہل پر اور فرمایا
خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي روایت کیا اسکو ترمذی
نی عائشہؓ سی یعنی بہتر تمہارا وہ شخص ہی کہ بہتر ہی واسطی اہل اپنی کی اور
مین بہتر تمہارا ہون واسطی اہل اپنے کی اور معاویہ قشیریؓ
نے حضرت سے پوچھا کہ حق عورتون کا خاوند پر کیا ہے
فرمایا کہ کھلا اوسکو جو کھاتا ہے اور پہنا اوسکو جو تو پہنتا ہی
اور مت مار منہہ پر اوسکی اور بد مت کہہ اوسکو اور اکیلا چھوڑ کر اوسکو
نجا مگر گھر مین رہ ف یعنی اگر ناخوش ہو تو جورو سی تو اوسکی پاس
نہ سو مگر گھر ہی مین رہ اوسکو اکیلا چھوڑ کر اور گھر مین نہ سو کذا
فی الطیبی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور فرمایا
حضرت نی ایک دن کہ آج کی رات بہت عورتین میری پاس آئین
اور اپنی خاوندون کی شکایت کرتی تہین وہ مرد اچھی نہین ہین
روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی ایاس بن عبداللہ
سی **فصل** بیچ حق شفقت کی فرزندون کے فرمایا رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
أَنَا وَهُوَ كَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهٗ روایت کیا اسکو مسلم نی انسؓ سی

۹۱

یعنی جو کوئی کہ پرورش کرے دو لڑکیون کو تا کہ بالغ ہون آویگا قیامت
کے روز وہ اور وہ اسطرح ہونگی اور دونون انگلیان
اپس مین ملائین فقط یعنی وہ شخص میری ساتھہ ہوگا جیسے یہ دونون
انگلیان ایک پاس ہین اور صحیحین مین عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت
میرے پاس آئی اور ساتھہ اوسکی دو لڑکیان تہین مجہسے سوال کیا اوسوقت
میرے پاس فقط ایک خرما تہا وہ مین نے دیا پہر اوسنے وہ خرما آدہا آدہا دونون
لڑکیون کو دیا اور اوسنے کچہہ نہ کہایا اور چلی گئی پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم تشریف لائے مین نے وہ قصہ اونسے بیان کیا آپنے فرمایا
مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْھِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ
یعنی جو کہ آزمایا جاوے لڑکیون سے ساتھہ کسی چیز کے یعنی کہ لڑکیان
رکہتا ہو اور اونکے ساتھہ بہلائی کرے ہونگی وہ پردہ واسطے اوسکے آتش
دوزخ سے اور یہ بہی صحیحین مین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک گنوار
رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ تم لڑکونکو چومتے
ہو یعنی پیار سے اور ہم نہین چومتے ہین کہا حضرت نے اوسکو اَوَاَمْلِکُ لَکَ
اِنْ نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَۃَ یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت
او شفقت دور کی ہے تو مین کیا کرون **فصل** حق مین مملوکون کے
مالک پر فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اِخْوَانُکُمْ

جعلهم الله تحت ايديكم فمن جعل الله اخاه تحت يديه فليطعمه
مما ياكل وليلبسه مما يلبس ولا يكلفه من العمل ما يغلبه فان
كلفه ما يغلبه فليعنه عليه روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ذر
سی یعنی بهائی تمهاری هین کر دیا هی الله تعالی نی اونکو تمهارا زیر دست
سو جس کسی کی بهائی کیا الله تعالی زیر دست اوسکا کری تو چاهیے کو کهلاوی
اوسکو جو آپ کهاوی اور پهناوی اوسکو جو آپ پهنی اور تکلیف نہ دی اوسکو
اوس کام کی جو دشوار هو اور اگر کسی کام مشکل کو حکم کری تو آپ بهی
اوسمین مدد کری اور فرمایا حضرتؐ نی اذا صنع لاحدکم خادمه طعامه
ثم جاءه وقد ولی حره ودخانه فلیقعده معه فلیاکل فان کان
الطعام مشفوها قلیلا فلیضع فی یده منه اکلة او اکلتین روایت کیا
اسکو مسلم نی ابی هریره سی یعنی جب تیار کری واسطی ایک کی تم مین سی خادم
اوسکا کهانا پهر لاوی اوس کهانی کو اور بیشک گرمی آگ اور دهوان
اوٹهایا هی تو چاهیی که بٹهاوی اوسکو ساته اپنی تاکه کهاوی اور اگر کهانا
تهوڑا هو اور کهانیوالی بهت هون چاهیی که رکهی اوسکی هاته مین ایک
نواله یا دو نوالی اور فرمایا حضرتؐ نی من قذف مملوکه وهو بریء مما
قال جلد یوم القیمة روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی هریره سی
یعنی جو کوئی تهمت زنا کی لگاوی مملوک کو اور وه اوس سی پاک هو تو الله تعالی

روز قیامت ستمت مناکی مارکھا یعنی مالک کو اور فرمایا حضرت نی من
ضرب غلاما لہ حدا لم یاتہ او لطمہ فان کفارتہ ان یعتقہ
روایت کیا اسکو مسلم نی ابن عمر سی یعنی جو کوئی مارے غلام اپنی کو حد اوس
ادنی لائق حد مارنیکی گناہ نہین کیا یا اوسکو طمانچہ مارے تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو
آزاد کرے اور مسلم نی ابی مسعود سی روایت کی ہی کہ مین اپنی غلام کو مارتا
تھا تو پیچھی سی ایک آواز سنی کہ اے ابا مسعود اللہ تعالی تجھ پر قادر زیادہ
ہی اوس سی کہ تو اس غلام پر قادر ہی پھر جو پیچھے دیکھا مین نی تو رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تھے کہا مین نی یا رسول اللہ اسکو واسطے خدا کے
آزاد کیا مین نی فرمایا اگر ایسا نکرتا تو آگ تجھکو پہنچتی آخر کلام حضرت
کا کہ اونکی مرض موت مین تہا کہ الصلوۃ و ما ملکت ایمانکم روایت
کیا اسکو بیہقی نی شعب الایمان مین ام سلمہ سی اور احمد اور ابو داود نی
علی سی مانند اسکی یعنی محافظت کرو نماز پر اور مملوکون کی حقون پر اور
فرمایا حضرت نی ثلث من کن فیہ یسر اللہ حتفہ
وادخلہ جنتہ رفق بالضعیف و شفقۃ بالوالدین
واحسان الی المملوک روایت کیا اسکو ترمذی
نے جابر سے یعنی تین صفتین ہین جو شخص کہ اوسمین وے
ہون اللہ تعالی موت اوسکی آسان کرے اور داخل کرے اوسکو اپنی جنت مین

مہربانی کرنی ضعیفون پر اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور نیکی کرنی ساتھ مملوکون کی ایک مرد نی حضرت سی پوچھا کہ یا رسول اللہ کی بار خادم سی قصور معاف کرون ہین آپنی دو بار جواب ندیا تیسری بار فرمایا کہ ہر روز ستر بار معاف کرو روایت کیا اسکو ترمذی نی عبداللہ بن عمر سی اور ابو داؤد نی ابن عمر سی اور فرمایا حضرت نی آگاہ ہو خبر دیتا ہو ہین تمکو ساتھ بدترین تمہاری کی بہت برا تمہارا وہ ہی کہ کھاتا ہی اکیلا اور مارتا ہی اپنی مملوک کو اور نہین دیتا ہی اپنی رفد یعنی مدد گار کو روایت کیا اسکو رزین نی ابی ہریرہؓ سی مثنی فد کی اعانت اور مدد گاری کی ہین قریش مین رسم تھی کہ جو کوئی موافق طاقت اپنی کی مال لاتا پھر مال بہت جمع ہوتا پھر اوس سی غلہ اور گوشت خریدتی اور موسم حج مین لوگون کو کھلاتی اور رفیت پلاتی سو رفد پھرا اوس مال سی ہی کہ ٹھہرا جمع کرنی واسطی ایذا حاجی والون کی اور واسطے مسکینون کی رکھتی تھی فقط مملوک جانورون اوپر بھی احسان کرنا ضرور ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ایک اونٹ دبلا دیکھا فرمایا اتقوا اللہ فی ھذہ البہائم المعجمۃ فارکبوھا صالحۃ واترکوھا صالحۃ روایت کیا اسکو ابو داؤد نی سہل بن حنظلہ سی یعنی ڈرو تم خدا سی بیچ حال ان چارپایون بی زبان کی سواری کرو اوپر ساتھ خوبی کی اور

چهوڑو اونکو ساتهه خوبی کی ف یعنی جیسی با خوبی اونہی سوا سے
لیتی ہو ایسی ہی اونکی کہلانی پلانی مین قصور نکرو وشتم یا نچوان
حقوق العباد سی حق ہمسایہ اور صحبت اور ہم سفر کا ہی کہ [illegible]
مظہر قرب اللہ تعالی کی ہین فرمایا اللہ تعالی نی واعبدوا اللہ
وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی عبادت کرو خدا کی اور نکرو شریک
[illegible] عبادت مین اوسکی کسی چیز کو اور نیکی کرو ساتهه ماں باپ کی
نیکی کرنی اور ساتهه قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون وغیرہ سبہونکی
کہ نزدیک ہو ہمسایگی اوسکی یعنی گہر ساتهه گہر کی متصل ہی یا وہ کہ ہمسایہ
ہو اور قرابت نسب مین یا دین مین رکہتا ہو اور جو ہمسایہ ایسا نہو
اوسکی ساتهہ ہی اور ساتهہ یار ہم صحبت کی ابن عباس اور مجاہد و عکرمہ
نی کہا کہ صاحب بالجنب ہم سفر ہی اور علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما
نی کہا کہ مراد اوس سی بی بی ہی اور ساتهہ مسافر کی بعضی کہتی ہین کہ
ابن سبیل سی مراد مہمان ہی اور اپنی مملوک کی ساتهہ یعنی احسان
کرو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی الجیران ثلثة فجار
له ثلثة حقوق حق الجوار وحق القرابة وحق الاسلام وجار

لَہٗ حَقَّانِ حَقُّ الْجِوَارِ وَحَقُّ الْاِسْلَامِ وَجَارٌ لَہٗ حَقٌّ وَاحِدٌ وَہُوَ
الْمُشْرِکُ مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین اور
حسن بن سفیان اور بزار نے اپنی مسند مین جابر سے یعنی
پڑوسی تین قسم کے ہین ایک پڑوسی ہے اسکے تین حق ہین حق
پڑوس کا اور حق قرابت کا اور حق اسلام کا اور ایک پڑوسی ہے
اوسکے دو حق ہین حق پڑوس کا اور حق اسلام کا اور ایک پڑوسی کا
ایک حق ہے پڑوس کا کہ وہ مشرک ہووے اہل کتاب سے یعنی یہودی
یا نصرانی اور ابن عدی نے عبد اللہ بن عمر سے یون روایت کی ہے
کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کَمْ مِنْ جَارٍ مُتَعَلِّقٍ
بِجَارِہٖ یَقُوْلُ یَا رَبِّ سَلْ ہٰذَا لِمَ اَغْلَقَ عَنِّیْ بَابَہٗ وَمَنَعَنِیْ
فَضْلَہٗ روایت کیا اسکو اصفہانی نے ابن عمر سے یعنی کتنے ہمسایہ
ہین پکڑینگے اپنے پڑوسی کو دن قیامت کے اور کہین گے اے پروردگار
میرے پوچھ تو اس سے کیون بند کیا اسنے اپنا دروازہ مجھ سے اور بند کیا
اپنا بچا ہوا کھانا اور بخاری نے ابن عمر سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ جبرئیل مجھکو واسطے ہمسایہ کی وصیت
کرتے یہان تک کہ گمان کیا مین نے کہ قریب ہے کہ اللہ تعالی اوسکو
وارث کرے اور مسلم نے ابی ذر سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ جب گوشت پکاوے تو شوربا زیادہ کر اور پڑوسی کو بھی
عنایت کر عائشہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میری دو پڑوسی
ہیں کسکو اون میں سے ہدیہ بھیجوں فرمایا جو کہ بہت نزدیک ہو دروازہ
اوسکا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُحْسِنْ اِلٰی جَارِہٖ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ
ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ روایت کیا اسکو
نے اور بخاری و مسلم میں ابی ہریرہ سے مانند اسکی ہے یعنی جو کہ ساتھ
خدا اور روز قیامت کے ایمان رکھتا ہو سو چاہیے کہ ساتھ پڑوسی
اپنے کے نیکی کرے اور مہمان کی عزت کرے اور جو اچھی بات ہو کہے
یا چپ رہے بیفائدہ نہ بولے جان کہ نصیحت کرے تجکو اللہ تعالی
کہ جو پڑوسی کہ دروازہ اوسکا جدا ہوتا ہے اوسکا حق ایسا ثابت
ہوا تو ہم صحبت اور ہم سفر کا بطریق اولی حق واجب ہے چنانچہ بسبب
ہم صحبتی کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کی بہت قدر
تعریفیں فرمائی ہیں اور واسطے محبت اور تعظیم اونکی کی مبالغہ
کیا لیکن واجب ہے کہ ہمنشینی اور دوستی ساتھ نیکوں کی کرے اور
ساتھ کافروں اور فاسقوں کی نہ کرے فرمایا حضرت نے مَثَلُ الْجَلِیْسِ
الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا

اَنْ یُّحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً
وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً
روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مین اونکی ہی
یُحْرِقُ بَیْتَکَ اَوْ ثَوْبَکَ اَوْ تَجِدُ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً یعنی حال
ہمنشین نیک اور ہمنشین بدکا ایسا ہی کہ ہمنشین نیک مانند
مشک فروش کی ہی یا تجکو دیگا یا تو اوس سی خریدیگا اور نہین تو
تجکو اوس سی خوشبو پونہچی گی اور ہمنشین بد مانند دہونکنے والی
بھٹی لوہار کی ہی کہ گھر تیرا یا کپڑی تیری جلا دیگا اور نہین تو بدبو
اوس سی تجکو پونہچی گی اور یون ہی حاکم اور ابوداود نے انس
سی اور انہون نے حضرت سی روایت کی ہی کہ ہمسایہ نیک مانند
عطر فروش کی ہی اگر عطر تجکو نہ دیگا تو خوشبو تو تجکو پونہچی گی اور امام
احمد اور ابوداود اور ترمذی اور حاکم نے ابی سعید خدری سی روایت
کی ہی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمنشینی
مت کر مگر ساتھ مسلمان کامل الایمان کی اور چاہیے کہ کھانا تیرا
نہ کھاوی مگر پرہیزگار اور بغوی نے ابی ہریرہ سی روایت کی ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنی دوست کی
دین و مذہب پر ہوتا ہی سو دیکھے تو کہ کسکی ساتھ دوستی رکھتا ہی

صحیحین میں بخاری و مسلم نے ابن مسعود سے مروی ہی کہ فرمایا حضرت نے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی آخرت میں اوسکی ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یعنی سب دوست دن قیامت کی آپسمین دشمن ہوجاوینگی مگر متقی لوگ **وف** یعنی یہ ایک دوسریکی دوست اور خیرخواہ رہینگی اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ لوگ روز قیامت کی دوستی کرنی پر ساتھ بری آدمیون کی افسوس کرینگی اور کہینگی یَا وَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا یعنی ای ہلاکی میری کاش نہ پکڑتا مین فلانی شخصکو دوست مولوی روم کہتی ہین

یار بد بدتر بود از مار بد	یار بد تنہا ہمی بر جان زند	دور شو از اختلاط یار بد
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند	یار بد بر جان و بر ایمان زند
صحبت نیکان ز نیکان کند		تا رخندان باغ از خندان کند

صحیحین مین ابی ہریرہ سے مروی ہی ایک حدیث طویل مین رسول کریم سے حق مین جماعت ذاکرین کی کہ جو اللہ تعالی اونپر رحمت کرتا ہی اور بخشتا ہی تمام ہمنشینون اونکی کو تو ایک فرشتہ فرشتون سی کہتا ہی ای پروردگار ایک مرد ہی گنہگار اونمین سی نہین ہی کسی کام کو آکر پاس اونکی بیٹھا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اوسکو بھی مین نی بخشا وہ ایسی لوگ ہین کہ ہمنشین اونکا بی نصیب

نہیں ہوتا ہی اوسواسطی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہمنشین بدا و ہمسایہ بد سی ساتہ خدا کی پناہ چاہی ہی طبرانی نی معجم
مین نامرسی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا
مین کہتی تہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ
وَمِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ
یعنی الٰہی پناہ ڈہونڈہتا ہون مین ساتہ تیری بُری دن سی اور بُری
ساعت سی اور بُری رات سی یعنی اوس دن اور اوس ساعت اور
اوس رات سی کہ اوسمین بُرائی واقع ہو اور ہمنشین بُرسیے اور ہمسایہ
بُرسیے یعنی ہمنشین اور ہمسایہ سی کہ مصدر بُرائی کا ہو اور ہمسایہ کہ جائے
اقامت مین ہمسایہ ہو اور واسطے بچاؤ ہمسایہ بد کی رسول کریم نے
بیع کرنے مین زمین کی حق شُفعہ واجب کیا ہی فائدہ سواہل شفعہ کو
چاہیے کہ اگر خریدار نیک مرد ہی تو طلب شفعہ نکری اور جو بُرا ہو
تو خرید لی اوسکی سی راضی نہو چہٹا قسم حقوق العباد سی حق عام
مومنین کا ہی خاص کر اونمین سی حق اوسکا ہی کہ عاجز اور ضعیف
اور یتیم اور مسکین یا بیمار یا بیوہ ہو اور حق مسافر اور مہمان کا کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنَ
وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ اور فرمایا اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ

وَالسَّائِلِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ یعنی نیک کام کرنیوالا وہ ہی جو دیوی مال اوپر دوستی خدا کی قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بیچ آزاد کرنی غلامون کی اور فرمایا اللہ تعالی نی فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْہَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْہَرْ یعنی یتیم پر قہر مت کر اور سائل کو مت جھڑک اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ ہٰکَذَا روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی نی سہل بن سعد سی یعنی مین اور بوجھ اوٹھانیوالا یتیم کا جنت مین ایسی ہونگی اور اشارہ کیا اپنی دو اونگلیونسی یعنی دو انگلیان ملا کر اور فرمایا مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ وَضِیَافَتُہٗ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَہُوَ صَدَقَۃٌ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی شریح الکعبی سی یعنی جو کہ ایمان رکھتا ہو خدا اور روز قیامت پر تو چاہیی کہ بزرگی کری اپنی مہمان کی ایک رات دن اوسکی مہمانی مین چاہیی تکلف کری اور مہمانی تین دن تک ہی اور بعد اوسکی صدقہ ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلَی الْفَرَسِ روایت کیا اسکو ابو داؤد نی امام حسین اور علی رضی اللہ عنہما سی اور احمد نی امام حسینؓ سی یعنی سائل کا حق ہوتا ہی اگرچہ گھوڑی پر چڑھ کر آیا ہو یعنی اگرچہ غنی ہو

گیا ہمیں بیچ باتوں [illegible] سلام [illegible] چارہ [illegible] فرمایا
کہ تو راہ کا حق ادا کرو کہا انہوں نے کہ حق راہ کا کیا ہے فرمایا کہ آنکھ بند
کر لینا حرام سے اور ایذا نہ پہنچانا اور سلام کا جواب دینا اور حکم کرنا ساتھ
شرع کی اور منع کرنا نامشروع سے ف یعنی اچھی باتوں کا لوگوں کو
حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا اور ابو داؤد نے عمر سے اس قصے میں
زیادہ کیا اور فریاد رسی کرو رنج رسیدہ کی اور راہ بتا دو راہ بھولے ہوئے کو
فرمایا اللہ تعالی نے وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا یعنی جب کوئی سلام کرے تمکو تو جواب دو بہتر
اوسکی یا بہتر اوس سے یعنی جواب میں السلام علیکم کی کہو وعلیکم السلام
یا ملاؤ اوسمیں ورحمۃ اللہ یا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مسلم نے ابی ہریرہ سے
روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل بہشت
میں نہو گے یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور ایمان کامل نہوگا یہاں تک
کہ آپس میں دوستی کرو پھر فرمایا کہ خبر دوں میں تمکو اوس چیز کی جس سے
آپس میں تم دوست ہو أَفْشُوا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ یعنی بہت کرو آپسمیں
سلام اور بیہقی نے ابن مسعود سے اور اونہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کی کہ جو کوئی پہلے سلام کرتا ہے پاک ہوتا ہے تکبر سے
کسی نے حضرت سے پوچھا کہ اسلام کی عادتوں میں سے کون عادت بہتر ہے

فرمایا کھلانا تو کھانا اور کر تو سلام جسکو خواہ پہچانے تو اوسکو یا نہ پہچانے
تو آیت کریمہ اذا حییتم اگرچہ حق مین سلام کی نازل ہوئی لیکن ساتھ
عموم لفظ کی دلالت رکھتی ہی اس بات پر بھی کہ کوئی مسلمان ساتھ
کسی مسلمان کی جو کچھ نیکی کری جیسے بھیجنا تحفہ یا ذکر خیر یا اشارہ سلام
کا ساتھ ہاتھ کی پھر یا تواضع کرنا یا کھڑی ہونا یا مصافحہ یا معانقہ کرنا یا
مانند انکی کہ دلیل اظہار محبت کی ہووی طرف ثانی کو چاہیئے بدلہ اوسکا
مانند اوسکی کری یا بہتر اوس سے کری کلمہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا
اس پر دلالت رکھتا ہی یعنی اللہ تعالی ہر چیز پر حساب کرنیوالا ہی احمد
اور ترمذی نے ابی امامہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا پورا سلام تمہارا
مصافحہ ہی یعنی سلام کی بعد مصافحہ بھی کر لیا کرو تا کہ پورا ثواب سلام
کا پاؤ اور فرمایا حضرت نے آپس مین مصافحہ کرو کینہ دور ہو اور آپس مین
تحفہ بھیجو محبت زیادہ ہو اور کینہ جاتا رہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ اگر دو مسلمان آپس مین مصافحہ کرین تو کوئی گناہ باقی
نہ رہی سب گر پڑین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر کو بغل مین
لیکر فرمایا کہ یہ کام بہت اچھا ہی روایت کیا اسکو ابو داؤد نے یہ روایت
بعینہ ساتھ ان الفاظ کی جو اصل نسخہ حقیقۃ الاسلام مین ہی جیسی
اسکو ابو داؤد اور جامع الوصول اور مشکوۃ شریف مین دیکھا گیا

حدیث نہین ملی بلکہ یہ روایت ابو ذر کی اسطرح کتب مذکورہ مین ابو
بن بشیری مروی ہی کہ نقل کی اونہون نی ایک شخص سی کہ وہ بنو غیرہ
سی تہا کہا اوسنی کہ کہا مین نی ابو ذرسی کہ کیا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم مصافحہ کرتی تسی جسوقت کہ ملتی تم اونسی کہا ابو ذر نی نہین ملاقات
کی مینی اونسی کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپنی مجہسی اور بہیجا میری پاس ایکدن
یعنی مجہکو بلانے کی لیی اور نہتا مین اپنی گہر مین پس جب آیا مین تو خبر
دیا گیا مین پس آیا حضرت صلعم کی پاس اور حضرت بیٹہی ہوئی تہی تخت پر
پس گلی سی لگایا مجہکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب
راحت اور برکت کی نقل کی ابو داودنی واللہ اعلم بالصواب اور آنحضرت
نی فرمایا لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ
ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَءُ بِالسَّلَامِ روایت
کیا اسکو بخاری مسلم نی ابو ایوب انصاری سے یعنی حلال نہین ہی
کسی مرد کو کہ ترک کری ملاقات بہائی اپنی کی تین دنسی زیادہ ملاقات
کرین دونون پہر منہ پہیرین ایک دوسریسی بہتر انمین سی وہ ہی جو
سبقت کری سلام کرنی مین اور ابو داود نی حضرت عائشہ سی اور انہون
نی حضرت سی روایت کی کہ فرمایا کہ مسلمانکو جائز نہین ہی کہ زیادہ تین
دن سی چہوڑدی بہائی کو پہر جب ایک نی دوسریسی ملاقات کی

اور سلام کیا تین بار اور اوسنی جواب نہین دیا تو گناہ دونون کا اوسی
اوپر لیا اور احمد اور ابو داؤد نی ابی ہریرہ سی روایت کی کہ آنحضرت
نی فرمایا کہ حلال نہین ہی مسلمان کو کہ بہائی مسلمان اپنی کو زیادہ تین
دن سی چہوڑدی اگر زیادہ تین دن سی ترک کریگا مریگا دوزخ مین
داخل ہوگا اور ابو داؤد نی ابی ہریرہ سی اور روایت مین بعد مضمون
مذکور کی نقل کیا جو تین روز گذرین تو چاہی کہ ایک دوسری سی ملی اور
سلام کری اوسنی جواب دیا تو دونون ثواب مین داخل ہوئی اور جو
جواب نہ دیا تو گناہ اوسپر باقی رہا اور اوسنی گناہ سی جدائی کی اور یا ہوا
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نی اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ
فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا
تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا
تَنَافَسُوْا روایت ہی ابی ہریرہ سی یعنی دور رہو بدگمانی سی کہ بدگمانی
بڑی جہوٹی بات ہی یعنی اگر کوئی کسیکا عیب بیان کری تو نہ سنو
اور جاسوسی نکرو یعنی بیچ عیبون آدمیون کی کوشش کرکی دریافت
کرنا اور آپس مین حسد نکرو کہ غیر کی بہتری دیکہہ کر ناخوش نہو اور آپس مین
بغض اور عداوت نکرو اور آپس مین ساتہ ایک دوسری کی پیٹہ پیہیر
رو گردانی نکرو اور رہو بندی خدا کی آپس مین بہائی اور ایک روایت مین

آیا ہی لا تنافسوا یعنی ہر کوئی اچھی چیز اپنی طرف نہ کھینچے کہ دوسری
اس میں شراکت پچا ہی اور فرمایا اوس علیہ الصلوۃ والسلام نی
کہ دروازی بہشت کی دوشنبی اور پنجشنبی کو کہلتی ہین اور اللہ تعالی
ہر مسلمان کو بخشد یتا ہی مگر اون دو شخصون کو جو آپس مین عداوت
رکہتی ہون اور کہتا ہی چہوڑ دو انکو یہان تک کہ آپس مین ملاپ
کرین روایت کیا اسکو مسلم نی ابی ہریرہ سی اور مروی ہی کہ فرمایا
آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نی کہ روز قیامت کی ایک مرد ایک
مرد کو پکڑیگا وہ کہیگا کہ تو مجہسی کیا کام رکہتا ہی مین تجہکو نہین
پہچانتا ہون وہ کہیگا کہ تو مجہکو برا کام کرتی دیکہتا تہا یعنی مین
برائی کرتا تہا اور تو دیکہتا تہا اور مجہکو منع نہین کرتا تہا یعنی منع کرنا
خلاف شرع کامون سی فرض ہی اور جو جانی کہ وہ نہ مانیگا تو نہین ہی
اور فرمایا حضرت نی لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس روایت کیا
اسکو بخاری و مسلم نی جریر بن عبد اللہ سی یعنی رحم نہین کرتا ہی خدا
اوسپر جو نہین رحم کرتا ہی لوگونپر اور فرمایا الراحمون یرحمہم الرحمن
ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء روایت کیا اسکو ابو داود
اور ترمذی نی عبد اللہ بن عمر سی یعنی رحم کرنیوالونکو رحم کرتا ہی رحمن
رحم کرو زمین والون پر رحم کریگا تمپر اللہ تعالی کہ حکم اوسکا جاری ہی

آسمان مین اور رحم کرین فرشتے آسمان کی اور فرمایا من لم یرحم
صغیرنا ولم یعرف کبیرنا فلیس منا روایت کیا اسکو بخاری نی اد
مین اور ابوداود نی ابن عمر سی یعنی جسنی نه رحم کیا ہماری چہوٹی پر
اور نه پہچانا حق ہماری بڑیکا سو وہ ہم مین سی نہین ہی اور فرمایا
رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم نی نہین ہی جہوٹہ بولنی والا وہ
جو ملاپ کرا دی لوگون مین اور کہے نیک بات اور پہونچا دی پیغام
نیک اس حدیث کو بخاری ومسلم نی ام کلثوم بنت عقبہ سی روایت
کی ہی اور احمد اور ترمذی نی اسما بنت یزید سی روایت کی کہ فرمایا
حضرت نی حلال نہین ہی جہوٹہ بولنا مگر تین جگہہ جہوٹہ بولنا بی بی
اپنی سی اوسکی راضی کرنیکو اور جہوٹہ بولنا جنگ کفار مین یعنی
اوسطرح سی کہ عہد شکنی نہو اور جہوٹہ بولنا واسطی صلح کی لوگون مین
اور فرمایا حضرت نی الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصدقة
والصلوة یعنی حضرت نی صحابہ کو فرمایا کہ خبر دون مین تمکو اوس چیز
کی کہ افضل ہو درجی مین روزی اور صدقی اور نماز سی عرض کی
صحابہ نی کہ ہان خبر دیجئی یا رسول الله فرمایا الا صلاح ذات البین
وفساد ذات البین ہی الحالقة یعنی ملاپ کرانا لوگون مین افضل
ہی روزی اور صدقی اور نماز سی اور فساد کرنا لوگون مین جا لتہ ہی

یعنی تراشنی والا اور دور کرنیوالا دین کا روایت کیا اسکو ابوداؤد
اور ترمذی نی ابی الدرداء سی اور کہا حدیث صحیح ہی اور فرمایا حضرت
نی دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِیَ الْحَالِقَةُ
لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ لٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ روایت کیا اسکو احمد اور
ترمذی نی زبیر سی یعنی آئی طرف تمہاری ایک بیماری جو اگلی امتون
مین تہی آپس مین حسد اور بغض کرنا یہ صفت حالقہ ہی سے یعنی
تراشنی والی نہین کہتا ہون کہ بالونکو تراشتی ہی بلکہ دین کو تراشتی
ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بچو حسد سی بیشک
حسد کہاتا ہی نیکیونکو جیسی کہاتی ہی آگ لکڑی کو روایت کیا
اسکو ابوداؤد نی ابی ہریرہ سی اور فرمایا حضرت علیہ السلام نی
اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ روایت کیا اسکو ترمذی
نی ابی ہریرہ سی یعنی بچو بدی سی درمیان لوگون کی کہ یہ صفت
تراشنی والی ہی دین کو اور فرمایا حضرت نی مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ
مَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ و ترمذی
نی ابی صرمہ سی یعنی جو کوئی ضرر پونہچاتا ہی اور کو ضرر پونہچاتا
ہی اللہ اوسکو اور جو کوئی مشقت مین ڈالتا ہی اور کو مشقت
مین ڈالتا ہی اللہ اوسکو اور ترمذی نی ابی بکر صدیق سی

روایت کی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ ملعون ہی
وہ شخص جو مسلمونکو ضرر پہنچاتا ہی یا فریب کرتا ہی ساتہ اونکی
اور ابوداؤد نی سعید بن زید سی اور وہ سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ فرمایا بدترین ربا زبان درازی
کرنا ہی بیچ آبرو کسی مسلمان کی ناحق اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ وَلَمْ یَقْبَلْ
عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ روایت کیا اسکو
بیہقی نی جابر سی یعنی جو کوئی عذر چاہی طرف بہائی اپنی کی اور وہ
عذر قبول نکری ہوگا گناہ اوسپر مانند گناہ صاحب راہداری کی صاحب
مکس وہ اوسکو کہتی ہین جو راہ مین بیٹہکر سوداگرون اور مسافرون سی
بغیر حق شرع کی کچہ چیز مال انکی سی لیتا ہی اور یہ بڑا گناہ جان تو
نیک بخت کری تجکو اللہ تعالی کہ حق دینی بہائی بندی کا بہت
ہی سب حقون سی اسواسطی کہ حق قرابت نسبی کی واسطہ
مان باپ ہین اور بہائی بندی دینی ہین واسطہ خدا اور رسول
کریم باپ سب مومنون کی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی
بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ اور قرات
مین ابی بن کعب کی پڑہا گیا وَہُوَ اَبٌ لَّہُمْ یعنی نبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اولی ہین ساتہہ تصرف کی مومنون مین بازون اونکی اور
بیبیان حضرت کی مائین ہین مومنون کی اور حضرت باپ ہین
مومنون کی اور سوا اسکی اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنی سب مومن آپس مین بہائی ہین سو صلح
کر دو درمیان بہائیون اپنی کی بنا بر بہائی بندی دینی کی ملائکہ واسطے
مومنون کی استغفار کرتی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ
الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا الآیہ اور فرماتا ہی اَلْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ
لِمَنْ فِی الْاَرْضِ یعنی حاملان عرش اور وہ ملائکہ جو گرد اوسکی ہین تسبیح
کرتی ہین ساتہہ حمد پروردگار اپنی کی اور مغفرت مانگتی ہین واسطے
اون لوگون کی جو ایماندار ہین اور ملائکہ تسبیح کرتی ہین ساتہہ حمد
پروردگار اپنی کی اور واسطی اہل زمین کی مغفرت چاہتی ہین سوال
اگر حق بہائی بندی دینی کا بہائی بندی نسبی اور اور حقوق نسبی بالاتر ہی
تو پہر توفی بہائی بندی نسبی کو کیون پہلی لکہا اور اللہ تعالی فرماتا ہی
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُہُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُہَاجِرِیْنَ یعنی اقربای نسبی بعضی ساتہہ بعضی کی اولی اور بہتر ہین
مومنون اور مہاجرون سی اور تحقیق پہلی میراث قرابت نسبی مین ہی قرابت

اسلامی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اَلصَّدَقَةُ عَلَی
الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ روایت کیا
اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی سلیمان بن عامر سی
یعنی صدقہ دینا مسکین کو ثواب ایک صدقی کا رکہتا ہی اور وہ
قرابتی کو دینا دو ثواب رکہتا ہی ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحم کا
جواب قرابت نسبی وغیرہ جسکا اوپر ذکر ہوا ہی اون سب مین اسلام
شرط ہی اور سب جگہ اسلام معتبر ہی یعنی آیت کی وہ ہین کہ قرابت اولی
جو مسلمان ہین سو مومنین سی اور مہاجرین جو قرابت نسبی نہین رکہتی
وہ بہتر ہین او سے وارث مقدم اور مراد حدیث کی وہ ہی کہ صدقہ دینا
مسکین مسلمان اجنبی کو ایک ثواب رکہتا ہی اور ذی رحم کو دینا جو
مسکین اور مسلمان ہو دو ثواب رکہتا ہی اسلیی قرابتی اگر کافر ہون
میراث اونکو نہین پہنچتی بلکہ عامہ مومنین کو پہنچتی ہی اور بیت المال
مین کہ خزانہ عامہ مومنین کا ہی داخل کیا جاوی اگر باپ ہی کافر ہو اگرچہ
نفقہ اوسکا بیٹی پر واجب ہی لیکن محبت اور دوستی اوس سی کرنا نچاہیی
بلکہ بیزاری کرنا چاہیی فرمایا اللہ تعالی نی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ

عَنْ مَوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ یعنی
نہین لائق ہو نبی کو اور مومنون کو کہ مغفرت چاہین واسطی مشرکون کی
اگرچہ وہ ہوون قرابتی بعد اسکی کہ ظاہر ہو واسطی اونکی کہ وہ دوزخی ہین
اور نہ تہا حضرت چاہنا ابراہیم علیہ السلام کا واسطی باپ اپنی کی مگر بسبب
وعدی کی کہ اونکی باپ نی اونسی وعدہ کیا تہا کہ مسلمان ہونگا پہر جب
ظاہر ہوا اونکو کہ یہ خدا کا دشمن ہی اوس سی بیزاری کی **فائدہ** حدیث
کُلُّ نَسَبٍ وَّصِهْرٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا نَسَبِيْ وَصِهْرِيْ حدیث
صحیح ہی ابن عساکر نی ابن عمرؓ سی روایت کی یعنی ہر قرابت نسبی اور قرابت
خسری اور دامادی کہ ہووی وہ قیامت کی دن منقطع ہوجاویگی مگر
قرابت نسبی اور صہری میری مراد حضرت کی یہ نہین ہی کہ قرابت
سب مومنون وغیرہ کی منقطع ہوجاویگی مگر قرابت پاک میری بلکہ
مراد وہ ہی کہ تمام مسلمان فرزند میری ہین نسب اور صہر مومنونکا
منقطع نہوگا نسب اور صہر کافرونکا منقطع ہوگا دلیل اس تفسیر پر وہ ہے
کہ اللہ تعالی مومنون کی حق مین فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ
ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ
مِّنْ شَيْءٍ یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین اور اولاد اونکی تابع اونکی
ہی ایمان مین اونکی اولاد کو بہشت مین ساتہ مرتبی باپون کی ملادینگی

ہم اور عمل یا یونکی سی کچھ کم نکرین گی ہم اور ہی اللہ تعالی فرماتا ہے
وَمَا اَمْوَالُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا یعنی تمہاری مال اور اولاد ایسی نہین کہ قریب کردین تمکو
ہماری مگر اوس شخصکو کہ ایمان لایا اور نیک کام کیا یعنی اوسیکا
مال اور اولاد نیک موجب قرب الٰہی کا ہوتی ہی اور کافرونکی حق
مین فرمایا فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ یعنی نسب اونکی درمیان
اونکی نرہینگی روز قیامت کی فرمایا تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ منقطع
ہوجاوینگی ناتی اونکی ان آیتون اور حدیثون نبی صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی سی معلوم ہوتا ہی کہ نسب مومنون مین باقی رہیگا اور
ایک دوسری کو مفید ہوگا بسبب قرابت کی اور بسبب دوستی کی ہی اور
اوکافرونکو کچھ فائدہ نکریگا یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یعنی قیامت کو بہاگیگا مرد اپنی بہائی سی اور اپنی ماں
باپ سی اور اپنی جورو سی اور اپنی اولاد سی اور دوست اوسدن
دشمن ہوجاوینگی مگر متقی لوگ غرض اس کلام سی وہ ہی کہ سب
حقوق مذکورہ مین جو کوئی اسلام اور تقوی مین افضل اور زیادہ
قوی ہوگا وہی واسطی دوستی اور صلہ رحم کی اولی اور زیادہ حقدار ہوگا

واللہ اعلم ساتوین قسم اور بعضے حقوق ہی وہ ہی کہ بندہ اپنی اختیار سی اپنی اوپر لازم کرلی اور یہ اللہ تعالی کی حقون مین ہی اور آدمیون کی حقون مین بہی ہی اور ہر ایک اونہی تین قسم پر ہی قسم پہلی وہ ہی کہ سبب واجب ہونے اوسکی کا عبادت ہووی دوسرا وہ کہ سبب واجب ہونی اوسکی کا گناہ ہووی تیسرا وہ کہ سبب واجب ہونی اوسکی کا کوئی امر مباح ہو فصل حق اللہ تعالی کا کہ سبب واجب ہونی اوسکی کا طاعت ہی وہ نذر ہی ساتہ عبادت کی اگر نذر کرے ساتہ عبادت مقصود کی کہ جنس اوس عبادت کی فرض ہووی جیسی نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج وہ نذر بدون شرط کی ہو یا ساتہ اس شرط کی کہ موجب شکر کا ہو نعمتون دینی یا دنیوی سی چنانچہ کہی کہ جو بیمار میرا چنگا ہو جاوی یا کوئی گیا ہوا آجاوی تو روزہ رکہون گا مین پورا کرنا ایسی نذر کا فرض ہی بعد واجب ہونیکی یعنی بسبب پائی جانے شرط کی بیچ صورت ثانی کی فرمایا اللہ تعالی نی وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ یعنی اور چاہیی کہ پوری کرین منتین اپنی اور جو نذر کہ ساتہ عبادت غیر مقصود کی کری چنانچہ نذر کری کہ واسطی ہر نماز کی تازہ وضو کیا کرونگا پورا کرنا اوسکا مستحب ہی واجب نہین ہی اور نذر ماننا ساتہ کسی گناہ کی باطل ہی چنانچہ کہی کہ جو فلانا بیمار میرا چنگا ہو جاوی تو

تو کیت گواون گا یا ناچ کراون گا فرمایا حضرت نے لا نذر فی معصیۃ
اللہ یعنی نذر کرنا ساتھہ گناہ کے جائز نہین ہی اور نذر ساتھہ کسی امر مباح
کے ہی لغو ہی اور نذر کرنا سوای خدا کے واسطے پیغمبر یا کسیکے ولیکے
گناہ ہی قریب شرک کے فصل بیچ حق اللہ تعالی کے کہ سبب
اوسکا امر مباح ہی مانند کفارہ قسم کے بعضی اوقات مین اور قضا
رمضان کے بعد افطار مسافر یا بیمار کے واسطے روزہ رمضان کے کہ
سبب واجب ہونی قضا کا ہی فصل بیچ حق اللہ تعالی کے کہ سبب
اوسکا معصیت ہی مانند حدود کے کہ بسبب زنا یا چوری یا شراب پینی
یا تہمت لگانی زنا کی واجب ہوتی ہین اور کفاری کہ بسبب افطار
روزی کے یا بسبب قتل خطا کے یا ظہار کے واجب ہوتی ہین فصل بیچ
حق العباد کے کہ سبب اوسکا طاعت ہی جیساکہ وفا کرنا کسی کے عہد کا
کہ ضرور ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
مَسْئُوْلًا یعنی وفا کرو عہد کو بیشک عہد پوچھا جاوے گا ساتھہ اوسکی
فرمایا حضرت نے العدۃ دین روایت کیا اسکو طبرانی نے علی اور
ابن مسعود سے اور روایت کیا ابن عساکر نے علی سے اور اونہون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے العدۃ دین ویل لمن وعد ثم
اخلف ویل لمن وعد ثم اخلف ویل لمن وعد ثم اخلف یعنی

وعدہ حکم قرض کا رکھتا ہی بالکت ہی اوسکی جو وعدہ کرتا ہی وفا نکری یہ کلمہ تین بار تاکیدًا فرمایا اور بخاری و مسلم مین ابی ہریرہ سی مروی ہی کہ حضرت نی فرمایا اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زاد مسلم وان صام وصلّٰی وزعم انّہ مسلم ثم اتفقا اذا حدّث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان یعنی نشانی منافق کی تین یا مسلم مین زیادہ لایا اور کہا اگرچہ روزہ رکھی اور نماز پڑہی اور کہی کہ مین مسلمان ہون ایک نشانی وہ کہ جب بات کہی جہوٹہ کہی اور جب وعدہ کری وفا نکری اور جب اوسکو امانت سونپی جاوی خیانت کری اور عبداللہ بن عمر سی مروی ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ چار چیزین ہین جسمین یہ چارون ہون وہ منافق ہی جب اوسکو امانت سونپی جاوی خیانت کری اور جب بات کہی جہوٹہ کہی اور جب عہد کری پورا نکری اور جب لڑی جہگڑی ساتہ کسیکی گالی دی اور حق العباد کہ سبب اوسکا ایک امر مباح ہووی وہ قرض ہی اور مانند اوسکی کہ بسبب مول لینی اور بیچنی اور اجارہ دینی اور اجارہ لینی اور عاریت لینی اور امانت لینی اور قرض لینی اور نکاح اور مانند اوسکی کی لازم ہوتا ہی ادا کرنا ان حقون کا یعنی سونپنا بیچی ہوئی مال کا بعد قبض کرنی قیمت کی خریدار کو اور سونپنا

شرمگاہ کا خاوند کو اور سونپنا مکان کا سبب شفعہ کو اور پورا دینا قیمت کا اور قرض اور مہر اور اُجرت کا اور پھیر دینا عاریت کا اور امانت کا اور پا مندا دنکی کا فرائض سی ہی اور حقون اللہ تعالی کی ہی کہ احتمال مغفرت کا رکھتی ہین اونکی واسطی دعا کی ہین اور ضایع کرنا ان حقونکا اور نہ ادا کرنا قرضونکا احتمال عدم مغفرت ہونی کا ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ روایت کیا اسکو مسلم نی عبداللہ بن عمر سی یعنی بخشا جاویگا واسطی شہید کی ہر ایک گناہ سوای قرض کی اور فرمایا مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی دیر کرنا مالدار کا ادای قرض مین ظلم ہی ایک جنازہ آگی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لایا گیا پوچھا آپ نی کیا اسپر کسی کا قرض ہی کہا لوگون نی نہین آپنی اوسپر نماز پڑہی اور ایک جنازہ آیا پوچھا کہ اسپر کسیکا قرض ہی کہا لوگون نی ہی پوچھا کچھ مال چھوڑا ہی کہا لوگون نی ہان تین دینار آپ نی اوسپر نماز پڑہی تیسرا جنازہ آیا پوچھا اسپر کسیکا قرض ہی کہا لوگون نی ہان تین دینار پوچھا کچھ مال چھوڑا کہا لوگون نی نہین فرمایا تم اسپر نماز پڑھو یعنی مین نہین پڑہتا تم پڑھو ابو قتادہ نی کہا یا رسول اللہ اوسکا قرض مینی اپنی اوپر لیا آپ نماز اسکی پڑہین

اوسوقت آپنی نماز پڑہی بخاری نی سلمہ بن اکوع سی روایت کی اور
بغوی نی شرح السنۃ مین ابی سعید خدری سی روایت کی کہ ایک
جنازہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی پوچہا کہ اسپر قرض ہی
کہا لوگون نی ہان پوچہا حضرت نی کہ موافق ادای قرض کی مال
چہوڑا ہی کہا نہین فرمایا آپ نی کہ تم اوسکی پڑہو حضرت علیؓ نی کہا
کہ اوسکا قرض مین نی اپنی ذمی لیا اوسوقت آپنی نماز پڑہی اور
فرمایا علیؓ کو کہ اللہ تعالی تجکو بندسی رہائی دیوی جیسی تونی اپنی
یار کو بندسی رہائی دی مسلم نی ابی قتادہ سی روایت کی کہ ایک مرد
نی کہا یا رسول اللہ اوس حال مین کہ جنگ کفار سی مونہہ نہین کیا ہو
اور شہید ہوی ہو تو کیا اللہ تعالی گناہ میری بخشی گا فرمایا ہان مگر قرض
اسطرح جبرئیل نی مجہکو کہا اور واسطی ادای مہر کی اللہ تعالی فرماتا ہی
وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً یعنی عورتونکو دو مہر اونکی خوشی کیسا
سی یا مال حلال سی بی شبہہ یا بنا بر دیانت کی اور فرمایا اَعْطُوا الْاَجِیْرَ
اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نی ابن عمر سی
اور ابو یعلی نی ابی ہریرہ سی اور طبرانی نی جابر سی اور حاکم اور ترمذی
نی انسؓ سی یعنی مزدور کو دو مزدوری اوسکی پہلی اسکی کہ سوکہی پسینا
اوسکا اور فرمایا حضرتؐ نی اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ

لعنتها الملائکۃ حتی تصبح روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی
جب مرد اپنی بی بی کو اپنی بچھونی پر بلاوی اور وہ انکار کری پہر مرد خفا
ہو کر سو رہی تو فرشتی صبح تک اوس عورت پر لعنت کرتی ہین فرمایا
اللہ تعالی نی إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا یعنی
اللہ تعالی حکم کرتا ہی تمکو یہ کہ پہنچادو امانتون کو اونکی مالکون کی طرف
فصل اگر کوئی ارادہ قرض ادا کرنیکا رکھتا ہو اور اوسکو میسر نہو
اور مر جاوی تو امید ہی کہ اللہ تعالی آخرت مین قرضخواہ اوسکی کو
راضی کر دی اور اوسکو بہشت مین لیجاوی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَفِي نَفْسِهِ وَفَاؤُهُ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَى غَرِيمَهُ بِمَا شَاءَ وَمَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ
وَفَاؤُهُ ثُمَّ مَاتَ اقْتَصَّ اللّٰهُ تَعَالَى لِغَرِيمِهِ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ روایت
کیا اسکو حاکم نی ابی امامہ سی یعنی جو کوئی معاملہ کری اور قرض اوسپر
لازم ہو اور وہ ارادہ ادا کرنی اوسکی کا رکھتا ہو اور مر جاوی اللہ تعالی
اوسکو بخشیگا اور قرضخواہ اوسکی کو راضی کریگا اور جو کوئی معاملہ کری
اور قرضدار ہو اور نیت ادا کی نہ رکھتا ہو عوض دلاویگا اللہ تعالی قرضخواہ
اوسکی کو روز قیامت کی اور طبرانی اور حاکم نی بہی ابی امامہ سی مانند اسکی
روایت کی ہی ساتھہ اس عبارت کی مَنْ أَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يَنْوِي أَنْ لَا

بعض قرینہ میّات قال اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ انی لآخذ بسندی مستقبہ
فیوخذ من حسناتہ فیجعل فی حسنات الآخر فان لم یکن لہ حسنات
اخذ من سیئات الآخر فیجعل علیہ یعنی جو کوئی مرجاوی اور ارادہ
ادای قرض کا نرکہتا ہو فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ مین بندی اپنی کا حق اس
سی لونگا پہر نیکیان قرضدار کی قرضخواہ کو دلائی جاوینگی اور جو نیکیان
نہون گی تو بدیان قرضخواہ کی قرضدار پر رکہی جاوینگی اور طبرانی نی
ابن عمر سی روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا
دو قسم ہین یعنی قرضدار اول وہ کہ مرجاوی او رنیت ادای قرض کی
رکہتا ہو سو مین والی اوسکا ہون یعنی اوسکو بخشاؤن گا اور اللہ تعالیٰ
سی قرض اوسکا اداکراؤنگا اور دوسرا وہ کہ مرجاوی او نیت ادای قرض کی
نرکہتا ہو پکڑا جاویگا حساب اوسکی سی اور اوسدن روپیہ اشرفی نہین ہی
اور یون ہی ابن عمر نی آنحضرتؐ سی روایت کی ہی **فصل** در حقوق العباد
کہ سبب اونکا گناہ ہی جیسی مارڈالنا آدمی کا یا کاٹ ڈالنا عضو کا
یا لی لینا مال بہ زبردستی یا چوری کرنا یا خیانت کرنا یا کسیکی بی آبروئی
کرنی اور گالی دینی اور ہانسنا اوسکی یا غیبت کرنی اور ادا کرنا ان حقوق کا
والپس کرنا مال کا اور راضی کرنا مظلوم کا ہی یا راضی کرنی اللہ تعالیٰ مظلوم کی
آمرزش اور مغفرت بیچ ملنے کرنی ایسی حقون کی نہین ہوسکتی مگر ادا

فرمایا حضرت نے الدواوین ثلاثۃ فدیوان لا یعبؤ اللہ بہ شیئا
ودیوان لا یترک اللہ منہ شیئا ودیوان لا یغفرہ اللہ اما الدیوان الذی
لا یغفرہ اللہ فالشرک واما الدیوان الذی لا یعبؤ اللہ بہ شیئا
فظلم العبد نفسہ فیما بینہ وبین ربہ من صوم ترکہ
او صلوۃ ترکہا فان اللہ تبارک وتعالی یغفر ذلک ویتجاوز لمن یشاء
واما الدیوان الذی لا یترک اللہ منہ شیئا فظلم العباد
بعضہم بعضا القصاص لا محالۃ روایت کیا اسکو حاکم اور احمد
نے عائشہ سے یعنی اعمال نامے تین قسم کے ہیں ایک وہ ہے کہ اللہ تعالی
اسکو کچھ نہیں گنتا اور دوسرا وہ ہے کہ اوس سے کچھ نہ چھوڑیگا اور تیسرا
وہ ہے کہ اوسکو ہرگز نہیں بخشتا پھر وہ نامہ کہ اوسکو ہرگز نہیں بخشتا
وہ شرک ہے اور وہ نامہ کہ اوسکو کچھ نہیں گنتا وہ ظلم بندے کا ہے
اپنی جان پر ساتھ ترک کرنے حقوق اللہ تعالی کے ترک کرنے نماز
اور روزہ اور مانند اوسکی ہے سو اللہ تعالی بخشتا ہے اسکو واسطے جسکی
چاہتا ہے اور یہ اوسکی لئے ہے جو قصدا ترک نکرے آگے حدیث صحیح
مسلم میں وارد ہے بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ یعنی
ملانے والی چیز درمیان بندہ اور کفر کی ترک نماز کا ہے اور جامع صغیر میں
ہے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جہارا یعنی جو کوئی ترک کرے

نماز کو قصداً ایسی وہ کافر ہی ظاہرا اور وہ نامہ کہ اوس ہی کچھ نہیں ہوتا
وہ ظلم بندوں کا ہی ایک کا دوسری پر اوس مین عوض اور قصاص ہوگا
البتہ اور طبرانی اور مانند اونکی سلمان ہی اور بزار نی یون ہی انس
روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ جو کوئی ہو
نزدیک اوسکی مظلمہ واسطی بہائی اپنی کی چاہیئی کہ دنیا ہی مین اوس
سی بخشوالی کہ دن قیامت مین نہ اشرفی ہی نہ روپیہ جو ظالم کی
پاس نیک عمل ہوگا بقدر ظلم کی تو وہ نیک عمل اوسکا لیکر مظلوم کو
دیا جاویگا اور جو نیک عمل نہ ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوٹھا کر ظالم پر
رکھی جاوینگی روایت کیا اسکو بخاری نی ابی ہریرہ سی اور مسلم اور ترمذ
ابی ہریرہ سی روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی صحابہ سی پوچھا کہ مفلس کون ہوتا ہی اونہون نی کہا کہ مفلس
وہ ہوتا ہی جو مال ومتاع نرکہتا ہو حضرت نی فرمایا کہ مفلس امت
میری سی وہ کوئی ہوگا کہ روز قیامت مین حاضر ہوگا ساتھ نماز وروزہ
اور زکات کی لیکن کسیکو گالی دی ہو اور کسیکو تہمت زنا کی لگائی ہو
اور کسیکا مال کہا گیا ہو اور کسیکا خون کیا ہو اور کسیکو مارا ہو پھر
بیٹھایا جاویگا اور بدلا لیا جاویگا اوس سی ہر ایک شخص نیکیان اوسکی
لی لیویگا پھر جب نیکیون اوسکی سی کچھ باقی نرہی اور تمام حقوق کہ اوسکی

ذمی پر ہوی ہون اور انہوی ہون تو لئی جاوین گناہ مظلوموں کی
اور رکہی جاوین پہر وہ دوزخ مین ڈالا جاوی اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی مَا مِنْ رَجُلٍ يَضْرِبُ عَبْدَهُ إِلَّا قِيدَ مِنْهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ روایت کیا اسکو بزار اور طبرانی نی عمار سی اور ابی ہریرہ
سی مانند اوسکی یعنی کوئی مرد نہو وی کہ مارا ہو غلام اپنی کو مگر یہ کہ عوض
لیا جاویگا اوس سی روز قیامت کی اور اسیطرح حاکم نی سلمان اور عمر
اور ابن مسعود وغیرہم سی روایت کی اور اسیطرح طبرانی نی ابی امامہ اور
ابی ہریرہ اور انس سی روایت کی اور ہناد نی ابراہیم نخعی سی روایت
کی کہ کہا کہ ایک جماعت صحابہ و تابعین کی کہتی تہی کہ اگر ایک مرد نی
ایک مرد کو کہا اَی کُتّی یا اَی سُوَر یا اَی گدہی اللہ تعالی روز قیامت
کی پوچہیگا کہ تو نی دیکہا تہا کہ مین نی اوسکو کُتّا یا سُوَر یا گدہا پیدا
کیا تہا فائدہ ظلم جیسی مسلمان پر حرام ہی ذمی پر بہی حرام ہی کہ عہد
ذمی کی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ظلم کرنی سی ذمی کی
عہد شکنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لازم آتی ہی فرمایا حضرت
نی مَنْ قَذَفَ ذِمِّيًّا لَهُ حَدٌّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسِيَاطٍ مِنْ نَارٍ روایت کیا
اسکو طبرانی نی واثلہ بن الاسقع سی یعنی جو کوئی تہمت زنا کی کریگا ذمی پر
اوسکو روز قیامت کی حد ماری جاویگی آگ کی کوڑونسی اور فرمایا اَلَا مَنْ

الا من ظلم معاہدا وانتقصہ من حقہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ
شیئا بغیر طیب نفسہ فانا حجیجہ یوم القیمۃ یعنی خبردار ہو جو
کوئی ظلم کریگا ذمی پر یا کم کریگا حق اوسکی سی یا تکلیف دیگا اوسکو زیادہ
طاقت اوسکی سی یا لی اوس سی کوئی چیز بی رضامندی اوسکی کی تو مین
جھگڑا کرونگا ساتھ اوسکی قیامت کی دن فائدہ جاننا چاہیی کہ کوئی
گناہ ہو سوا شرک کی جزا اوسکی متناہی ہی اگرچہ انتہا اوسکا کیسا ہی اوشدید
ہووی سو موافق اس حدیث کی وہ ہی کہ حقوق عباد خصوصًا مظالم ہرگز
معاف نہ چھوٹی جاوینگی بدلا اونکا ضرور ہی مظلوموںکو ثواب ظالموںکی
نیکیون کا دیا جاویگا جب کوئی نیکی اونکی نہ رہیگی تب گناہ مظلومونکی
ظالمون پر رکھی جاوینگی اور اونکو دوزخ مین داخل کرینگی پھر جب بدلا اونکا
تمام ہوگا اگرچہ مدت طویل مین ہو اور مومن ظالم مظالم سی پاک
ہونگی اوسوقت جنت مین داخل کیی جاوینگی ساتھ سبب ایمان
کی کہ بدلا ایمان کا ہمیشہ رہنا بہشت کا ہی اسیطرح امام بیہقی نی
کہا لیکن شامت مظالم سی کبھی ہوتا ہی کہ ایمان جاتا رہتا ہی نعوذ
باللہ منہا اللہ تعالی ہمکو مظالم سی اپنی پناہ مین رکھی بیت
مباش درپی آزار وہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست
یعنی شریعت محمدی مین مانند مظالم کی کوئی گناہ نہین ہی فائدہ

اگر کسیکی ذمہ مظالم ہوا اور وہ سی توبہ کری اور ظلم کرنی سی پرہیز
کری اور واپس کرنا مظالم کا اور راضی کرنا مظلومون کا مقدور اوسکی
سی باہر ہو تو اس صورت مین امید ہی کہ اللہ تعالی مدعیون اوسکی کو
روز قیامت کی راضی کری اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
نی رجلان من امتی جثیا بین یدی رب العزۃ تبارک وتعالی فقال
احدهما یا رب خذ لی مظلمتی من اخی فقال الله اعط اخاک مظلمته فقال یا رب لم
یبق من حسناتی شیء فقال الله کیف تصنع لم یبق من حسناته شیء فقال یا رب
یحمل من اوزاری وفاضت عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم
بالبکاء فقال ان ذلک یوم عظیم یوم یحتاج الناس الی ان یحمل
عنهم اوزارهم فقال الله ارفع راسک فانظر الی الجنان فرفع
راسه فقال یا رب اری مدائن من فضة مرتفعة ومن ذهب
مکللة باللؤلؤ لای نبی او لای صدیق او لای شهید هذا
فقال لمن اعطی الثمن قال رب ومن یملک ذلک قال انت
تملکه قال بم قال بعفوک عن اخیک قال رب انی قد عفوت عنه
قال الله تعالی خذ بید اخیک فادخله الجنة ثم قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اتقوا الله واصلحوا ذات بینکم فان الله
یصلح بین المؤمنین یوم القیمة روایت کیا اسکو حاکم اور بیہقی نی

سعد بن منصور نی انس سی یعنی روایت کی ہی کہ دو مرد امت میری کی دو زانو بیٹھینگی
آگی رب العزت کی پھر ایک کہیگا ای پروردگار میری مظلمہ میرا بھائی
میری سی لی اللہ تعالی دوسریکو فرماویگا کہ دی مظلمہ بھائی اپنی کا
وہ کہیگا ای پروردگار کوئی نیکی میری پاس باقی نہین رہی اللہ تعالی
اوس مظلوم کو فرماویگا کیا کریگا تو نیکیون اوسکی سی کچھ باقی نہین
رہی وہ کہیگا ای پروردگار گناہ میری مجہسی وہ اٹھالی اور اس بات
سی چشم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی آنسو بہنی لگی اور فرمایا
کہ وہ روز سخت روز ہوگا لوگ محتاج ہونگی اسکی کہ کوئی گناہ میری اٹھاوی
اللہ تعالی مظلوم کو فرماویگا کہ سر اوٹھا اور دیکھ بہشت مین پھر وہ سر
اوٹھاویگا اور کہیگا الہی شہر دیکھتا ہون مین چاندی کی اونچی اونچی
اور سونی کی بنی ہوئی جڑاؤ ساتھ موتیون کی واسطی کس نبی یا کس
صدیق یا کس شہید کی ہونگی یہ تمام شہر اللہ تعالی فرماویگا کہ یہ واسطی او
اوسکی ہین جو قیمت دیوی وہ کہیگا ای پروردگار کون ہی مالک اسقدر
قیمت کا اللہ تعالی فرماویگا کہ تو مالک قیمت اسکی کا ہی کہیگا کس چیز
سی اللہ تعالی فرماویگا ساتھ معاف کرنی حق اپنی کی بھائی اپنی کو وہ
کہیگا یارب بخشا مین نی اوس سی اللہ تعالی فرماویگا کہ پکڑ ہاتھ اسکا
اور بہشت مین لیجا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ای لوگو

پرہیز کرو عذاب خدا سی اور اصلاح آپس مین کرو کہ اللہ تعالی روز
قیامت کی مسلمانون مین ملاپ کرادیگا یعنی واسطی سبکی چاہی گا اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دن قیامت کی جب بہشتی لوگ
بہشت مین جاوینگی اور دوزخی لوگ یعنی کافر دوزخ مین جاوینگی
ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ ای تمام اہل مظالم آپس مین بخشدو ثواب
تمہارا خدا پر ہی روایت کیا اسکو طبرانی نی انس سی اور امام طبرانی
نی اسند ہکی امام محمد غزالی نی کہا کہ یہ حدیثین محمول ہین اوپر
کسی وارث مظالم سی توبہ کرتی اور امید کو چہوڑدی یعنی ظلم کرنا اور وہ
لوگ اہل ثواب ہوتی ہین اللہ تعالی انکی شان مین فرماتا ہی انہ
کان للاوابین غفورا قرطبی نی کہا کہ یہ تاویل خوب ہی اور حکم عام
نہین ہی اگر عام ہوتا تو کوئی دوزخ مین داخل نہوتا سوال اگر کسی نی
کسی پر ظلم کیا جان یا مال یا آبرو پر مظلوم کو بدلا لینا اوسکا جائز ہی
یا نہین جواب بدلا لینا مثل ظلم اوسکی کو جائز ہی اور زیادہ اس سی
حرام ہی اور نہ بدلا لینا افضل اور اولی ہی فرمایا اللہ تعالی نی فاعتدوا
بمثل ما اعتدی علیکم یعنی عوض کرو اوسپر مانند اوسکی کہ اوسنی ظلم کیا ہو
تمپر واسطی اباحت کی ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وان عاقبتم
فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی اگر عوض کرو تم تو عوض کرو تم
اسیکی کہ تم پر کیا ہی اور جو صبر کرو تو صبر بہتر ہی واسطی صبر کرنیوالونکی
اور صبر کر اے محمد اور نہوگا صبر تیرا مگر ساتھہ توفیق اللہ کی اور فرمایا
اللہ تعالی نی وَجَزَآءُ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ
فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ
النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی بدلا برائی کا ویسا
ہی کہ مانند اوسکی ساتھہ اوسکی کیا جاوی پہر جو کوئی بدلا نہ لی اور معاف
کردی اور ملاپ چاہی سو ثواب اوسکا خدا پر ہی بیشک اللہ تعالی
ظالمونکو دوست نہین رکہتا یعنی دشمن رکہتا ہی اور جو کہ عوض لیوے
بعد مظلومی اپنی کی سو نہین ہی اوسپر کچہہ پکڑ دنیا اور آخرت مین جو
کوئی کہ ظلم کری لوگون پر اور فساد کری زمین مین ناحق اونکو
عذاب ہی دردناک اور جو کوئی صبر کری اور بخش دیوی حق ظالم اپنی کا
بیشک یہ بہتر کامونسی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مِنْهُمَا مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ
روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی نی ابی ہریرہ

یعنی دو شخص کہ آپس میں بدگوئی کریں گناہ دونوں کا اوپر ہی
پہلی کے جب تک نہ دوسرا زیادہ نکری اوس سی کہ پہلی نی کہا ہے
اور فرمایا حضرت علیہ السلام نی اَلْمُسْتَبَّانِ شَیْطَانَانِ یَتَهَاتَرَانِ
وَیَتَکَاذَبَانِ روایت کیا احمد نی اور بخاری نی ادب میں ساتھ سند صحیح
کی عیاض بن حمار سی یعنی دو شخص کہ آپس میں گالی گلوچ کرتی ہیں وہ دونوں
شیطان ہیں آپس میں بیہودہ بکتی ہیں اور آپس میں جھوٹھ بولتی
ہیں اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ
بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ
حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ
وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ یعنی نیکی اور بدی برابر نہیں ہی سو جو کوئی نیکی کر سکتا ہی بدی
کیوں اختیار کری بدی کو ساتھ نیکی کی دفع کر یعنی جو کوئی تیری ساتھ
بدی کری تو بدلی اوسکی نیکی کر اس عمل سی بدی اوسکی برطرف ہو جاویگی
اگر اسطرح کری تو پھر جو کوئی ساتھ تیری دشمنی رکھی دوست پکا سا
ہو جاویگا اور نہ پاویں گی اس صفت کو مگر صابر لوگ اور نہ پاویگا اس
صفت کو مگر وہ جو نزدیک خدا کی نصیبہ کامل رکھتا ہی اور اگر تیری
دل میں وسوسہ پہنچی شیطان کی طرف سی کہ باز رکھی اس عمل سی

تو شاد ہو جیو صاحب خدا کی بیشک خدا سنتی والا جانتی والا ہی سبکو
پناہ دیگا ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ میری کئی غلام ہیں کہ
مجھکو جھوٹھا کہتی ہیں اور میری خیانت اور نا فرمانی کرتی ہیں
اور میں اونکو مارتا ہوں اور گالی دیتا ہوں سو کیونکر ہوگا مجکو
اونسی فرمایا حضرت نی کہ خیانت کرنا اور جھٹلانا اور نا فرمانی کرنا
اونکا ساتھ مار پیٹ تیری کی حساب کیا جاویگا پھر جو مار پیٹ تیری
گناہ اونکی سی کم ہوگی تو تجکو فضیلت ہوگی اور جو مار پیٹنا تیرا
موافق گناہ اونکی کی ہوگا تو برابر ہوگی اور جو مارکوٹ تیری
گناہ اونکی سی زیادہ ہوگی موافق زیادتی کی تجھسی عوض لیا جاویگا
اوس مرد نی رونا اور شور کرنا شروع کیا فرمایا حضرت نی کیا تو نی
قرآن میں نہیں پڑہا ہی وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا
تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى
بِنَا حَاسِبِيْنَ یعنی رکھینگی ہم ترازو عدل کی دن قیامت کی سو
نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچھ اور جو ہوگا ظلم رائی کی دانی برابر تو لادینگی ہم
اوسکو اور کافی ہیں ہم حساب کرنیوالی اوس شخص نی کہا یا رسول اللہ
مجکو کچھ بہتر چیز نہیں پاتا ہوں میں جدا کرنی اونکی سی بیشک میں تمکو
گواہ کرتا ہوں کہ اونکو آزاد کیا میں نی روایت کیا اسکو احمد اور

ترمذی نی حالتشعشی بہت بدی رابدی ہسل با شد جزاہ اگر ضری
اَحۡسِنُ اِلیٰ مَنۡ اَسَاءَ تبدیل بیچ خوبی خلق اور نرمی کی اور تعلیم بیشما
کبر کی اللہ تعالیٰ نی حق مین رسول کریم کی فرمایا ہی وَاِنَّکَ تعالیٰ
لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ یعنی بیشک تو اوپر خلق بڑی کی ہی اور فرمایا فَبِمَا رَحۡمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ
حَوۡلِكَ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ یعنی بسبب رحمت
خدا کی کہ تجھبر ہی نرم ہو گیا تو واسطی لوگون کی یعنی کریم و رحیم
ہوا تو اور جو تو بد خلق اور سخت دل ہوتا تو بیشک الگ ہو جاتی
گرد تیری سی بخش تو قصور اونکی اور دعا ہی مغفرت کر تو واسطی
اونکی اگر کچہ قصور کرین اور ہر کام مین ساتہ اونکی مشورہ کر اور
اللہ تعالیٰ حق مین خاصون اپنی کی فرماتا ہی وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِيۡنَ
يَمۡشُوۡنَ عَلَى الۡاَرۡضِ هَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا
یعنی خاص بندی خدا کی وہ ہین کہ چلتی ہین زمین پر آہستہ اگر جاہل
لوگ ساتہ اونکی خطاب جہالت سی کرتی ہین تو وہ لوگ جواب مین
اونکی وہ بات کہتی ہین کہ موجب سلامتی کی ہو ایذا اور گناہ سی فرمایا
حضرت نی جو کوئی ملائمی اور نرمی سے محروم ہو سو وہ ہر چیز سی
محروم ہوا روایت کیا اسکو مسلم نی جریر سی اور فرمایا بہت پیاری

تم میں کی نزدیک بہتر ہی وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں اچھی ہیں روایت
کیا اسکو بخاری نے ابن عمر سی اور بخاری و مسلم میں ہی کہ بہتر ایسا
تم میں کا جو نیک خلق زیادہ تم میں ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ
قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ روایت کیا اسکو ابو داود نی یعنی بیشک
مومن پاتا ہی بسبب نیک خوئی اپنی کی مرتبہ اوس کا جو تمام
رات نماز پڑھتا ہی اور دن کو روزہ رکھتا ہی اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ روایت
کیا اسکو امام مالک نے موطا میں اور روایت کیا اسکو امام احمد نی
ابی ہریرہ سی یعنی اوٹھایا گیا ہوں میں تاکہ تمام کروں میں خوبی
اخلاق کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ
رَفَعَهُ اللّٰهُ روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں ابی ہریرہ سی حدیث
قدسی میں ہی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا قَذَفْتُهٗ فِی النَّارِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود اور ابن
ماجہ نی ابی ہریرہ سی اور ابن ماجہ نی ابن عباس سی اور روایت
کیا حاکم نی ابی ہریرہ سی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْ رِدَائِیْ
قَصَمْتُهٗ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کبریا اور تکبر چادر میری ہی